Postal Reg. No: PB/1023/2000

15:04
Mr.Er.M.Salam Sb
Chief Project Manager
R.E.C.Project Office
Padam Dev Commerical Complex
Phase -II The Ridge
SHIMLA-171001 (H.P)

بسم اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحیم   نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم وعلیٰ عبده المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 49

شمارہ 35

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

یکم جمادی الثانی 1421 ہجری 31 ظہور 1379 ہش 31/ اگست 2000ء

ذکرِ الٰہی

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات دعوۃ المسلم مستجابة)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ بہترین ذکر لا الٰہ الا اللّٰہ (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں) اور بہترین دعا الحمد للہ ہے (کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام تعریف کے لائق ہے)

گناہ سے بچنا اور خدا تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جانا انسان کیلئے ایک عظیم الشان مقصود ہے

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

سچے مذہب کی نشانیوں میں سے یہ ایک عظیم الشان نشانی ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی پہچان کے وسائل بہت سے اس میں موجود ہوں تا انسان گناہ سے رک سکے اور تا وہ خدا تعالیٰ کے حسن و جمال پر اطلاع پا کر کامل محبت اور عشق کا حصہ لیوے اور تا وہ قطع تعلق کی حالت کو جہنم سے زیادہ سمجھے۔ یہ سچی بات ہے کہ گناہ سے بچنا اور خدا تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جانا انسان کیلئے ایک عظیم الشان مقصود ہے اور یہی وہ راحت حقیقی ہے جسکو ہم بہشتی زندگی سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ تمام خواہشیں جو خدا کی رضامندی کے مخالف ہیں دوزخ کی آگ ہیں اور ان خواہشوں کی پیروی میں عمر بسر کرنا ایک جہنمی زندگی ہے۔ مگر اس جگہ سوال یہ ہے کہ اس جہنمی زندگی سے نجات کیونکر حاصل ہو؟ اس کے جواب میں جو علم خدا نے مجھے دیا ہے وہ یہی ہے کہ اس آتش خانہ سے نجات ایسی معرفت الٰہی پر موقوف ہے جو حقیقی اور کامل ہو کیونکہ انسانی جذبات جو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں وہ ایک کامل درجہ کا سیلاب ہے جو ایمان کو تباہ کرنے کیلئے بڑے زور سے بہہ رہا ہے۔ اور کامل کا تدارک بجز کامل کے غیر ممکن ہے۔ پس اسی وجہ سے نجات حاصل کرنے کیلئے ایک کامل معرفت کی ضرورت ہے کیونکہ مثل مشہور ہے کہ لوہے کو لوہے کے ساتھ ہی توڑ سکتے ہیں یہ امر زیادہ دلائل کا محتاج نہیں کہ قدر دانی اور محبت اور خوف یہ سب امور معرفت یعنی پہچاننے سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ایک بچہ کے ہاتھ میں مثلاً ایک ایسا ٹکڑا ہیرے کا دیا جائے جس کی کئی کروڑ روپیہ قیمت ہو سکتی ہے تو وہ صرف اس کی اسی حد تک قدر کرے گا جیسا کہ ایک کھلونے کی قدر کرتا ہے۔ اور اگر ایک شخص کو اس کی لاعلمی کی حالت میں شہد میں زہر

باقی صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ جرمنی کے ۲۵/ویں سالانہ جلسہ کا شاندار روایات کے ساتھ کامیاب انعقاد

سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت شمولیت و خطابات

33 ہزار سے زائد احمدیت کے پروانوں کا روحانی اجتماع۔ مختلف اقوام کے جلسے

من ہائم ۲۷/ اگست (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) مورخہ ۲۵/ اگست بروز جمعہ سے جماعت احمدیہ جرمنی کا ۲۵/واں سالانہ جلسہ اپنی شاندار روایات اور روحانی ماحول کے بیچ میں شروع ہو چکا ہے۔ جلسہ سے قبل محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے جلسہ کے تمام انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا اور منتظمین جلسہ کو اپنی ہدایات سے نوازا۔ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس جلسہ میں شمولیت کیلئے جرمنی تشریف لا چکے ہیں۔ حضور انور نے ۲۵/ اگست بروز جمعہ لوائے احمدیت لہرا کر اور پر سوز اجتماعی دُعا کے بعد جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ لوائے احمدیت لہرانے کے بعد حضور انور جلسہ گاہ کے سٹیج پر رونق افروز ہوئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ جمعہ میں حضور انور نے سابقہ خطبات کے تسلسل میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض دُعاؤں کا تذکرہ فرمایا حضور انور نے حاضرین جلسہ اور تمام دنیا میں ایم ٹی اے کا خطبہ سننے والے احباب سے فرمایا کہ وہ ان دُعاؤں کو سننے کے ساتھ ساتھ دل ہی دل میں آمین کہتے رہیں۔ دُعاؤں کے تذکرہ کے ضمن میں حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے دوران بیت الدعا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس کو بھی قادیان میں جا کر بیت الدعا میں دُعا کرنے کا موقعہ ملے اس کو چاہئے کہ اس موقعہ پر یہ دُعا کرے کہ اے اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو بھی دُعائیں کی ہیں اپنے فضل سے ان کو قبول فرما۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے اگرچہ کچھ پروگرام ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر نہیں ہوئے لیکن پھر بھی جلسہ سالانہ کے اکثر پروگرام ساتھ ساتھ دکھائے جا رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۶/ اگست کو حضور انور نے مستورات کے جلسہ گاہ سے خطاب فرمایا۔ اور ۲۷/ تاریخ کو اختتامی خطاب سے نوازا ۲۵/ اگست کو حضور انور کی مجلس عرفان بھی نشر ہوئی جس میں حضور پر نور نے مختلف افراد کے سوالات کے جواب ارشاد فرمائے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق جلسہ سالانہ جرمنی میں ۳۳ ہزار سے زائد افراد شامل ہوئے جن کے قیام و طعام کا نہایت احسن رنگ میں انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ سالانہ جرمنی کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس جلسہ کے موقعہ پر مختلف اقوام کے الگ الگ جلسے بھی منعقد ہوتے ہیں چنانچہ امسال بھی عرب، افریقن، البانین، ترک اور روما سے متعلق اقوام کے جلسہ گاہ الگ سے بنا کر ان کے بعض پروگرام اور تقاریر الگ بھی منعقد ہوئیں۔ حضور انور کے خطابات ان تمام جلسہ گاہوں میں ترجمے کے ذریعہ پہنچائے گئے۔ اسی طرح حاضرین جلسہ کیلئے دس مختلف زبانوں میں جلسہ کی کارروائی کے رواں ترجمے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ جلسہ گاہ اور بیرون جلسہ گاہ کے حاضرین کے جو مناظر دکھائے گئے ان سے اسلامی اخوت اور بھائی چارے اور آپسی پیار و محبت کی فضاء دیکھی گئی۔ اور اس طرح ایم ٹی اے انٹرنیشنل نہ صرف حاضرین جلسہ کیلئے بلکہ دنیا بھر کے احمدیوں کیلئے ازدیاد ایمان کا باعث بنی۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

جلســـه ســـالانه قاديان

18-17-16 نومبر 2000ء کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی رمضان المبارک کے پیش نظر 109 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 16-17-18 نبوت 1379 ہش بمطابق 16, 17, 18 نومبر 2000ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

مجلس مشاورت بھارت

اسی طرح جلسہ سالانہ کے اختتام پر مورخہ 19 نومبر بروز اتوار جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی بارہویں مجلس مشاورت منعقد ہوگی۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مُنافقت سے بھری ہوئی تاریخ!

قسط -۳-

ہم یہ مضمون اپنی جانب سے ختم کر چکے تھے کہ ہماری توجہ ملاؤں بالخصوص دیوبندی ملاؤں کی ایک اور منافقت کی طرف مبذول کروائی گئی اور وہ یہ ہے کہ دیوبندی آج جن بزرگوں کے نام پر عوام اور سعودی عرب سے پیسے بٹور بٹور کر اپنی جیبیں بھر رہے ہیں دراصل ان کے عقائد تو کچھ اور تھے لیکن دیوبندیوں نے خود کو دیگر مسلمان فرقوں سے ہم آہنگ کرنے کیلئے اور سستی شہرت حاصل کرنے کیلئے منافقانہ طور پر اپنے بزرگوں کے عقائد کو جو قرآن وحدیث کی روشنی میں تھے خیر باد کہہ دیا ہے۔

ان میں سے ہی ایک عقیدہ ختم نبوت کے متعلق آج کی گفتگو میں ہم ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ قرآن وحدیث کے مطالعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اگرچہ شرعی نبوت کا سلسلہ تو تاقیامت ختم ہو چکا ہے۔ قرآن مجید خاتم الکتب ہے لہٰذا قرآن مجید کے بعد اب کوئی اور شریعت تاقیامت نازل نہیں ہو سکتی۔ لیکن غیر شرعی نبی آنحضرت ﷺ کے بعد بھی آپ کا اُمتی اور پیروکار بن کر دنیا کی سدھار کیلئے آسکتا ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اُمت محمدیہ میں آنے والے مسیح موعود کو آنحضرت ﷺ نے چار مرتبہ نبی اللہ کے خطاب سے سرفراز فرمایا ہے۔ (مسلم)

قرآن مجید میں اس ضمن میں کئی آیات ہیں جن میں ایسی نبوت کے اجراء کا تذکرہ ملتا ہے ان میں سورہ النساء کی آیت نمبر ۷۰ جس میں اللہ اور آنحضرت ﷺ کی کامل اطاعت کرنے والوں کو نبوت صدیقیت شہادت اور صالحیت کے انعامات سے سرفراز کرنے کا وعدہ ہے۔ اسی طرح سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر (۸) میں آنحضرت ﷺ سے بھی آپ کے بعد آنے والے نبی کی تصدیق کا حتمی وعدہ لیا گیا ہے وغیرہ وغیرہ اور پھر احادیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان ہے۔

قُوْلُوْا اِنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَ لَا تَقُوْلُوْا لَانَبِيَّ بَعْدَهٗ (در منثور جلد ۵ صفحہ ۱۰۴)

آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین تو کہو لیکن یہ مت کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور پھر آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان کہ اَبُوْبَكْرٍ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدِيْ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَبِيٌّ۔

(جامع الصغیر صفحہ ۵ کنوز الحقائق کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۳۷)

کہ ابو بکر اس اُمت میں سب سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی مبعوث ہو۔

اس طرح آنحضرت ﷺ کا اپنے بیٹے حضرت ابراہیم کی وفات پر یہ فرمانا کہ لَوْعَاشَ لَكَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا۔ (ابن ماجہ کتاب الجنائز)

کہ اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور صدیق نبی ہوتا اکثر علماء نے مذکورہ حدیث کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ فرمانِ نبوی اللہ تعالیٰ کے فرمان خاتم النبیین کے ہرگز خلاف نہیں اس حدیث نبوی کی تشریح کرتے ہوئے حضرت امام ملا علی القاریؒ فرماتے ہیں۔

اِذَا الْمَعْنٰى اَنَّهٗ لَا يَأْتِيْ نَبِيٌّ بَعْدَهٗ يَنْسَخُ مِلَّتَهٗ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ اُمَّتِهٖ

(موضوعات کبیر صفحہ ۵۸-۵۹)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی ملت کو منسوخ کردے اور آپ کی اُمت میں سے نہ ہو حضرت امام ملا علی القاریؒ نے اپنے مذکورہ قول کے ذریعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے آنے کے راستہ کو بھی بند کر دیا ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ تو آنحضرت ﷺ کے اُمتی نہیں ہیں۔

الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث لا نبی بَعْدِیْ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

فَمَا ارْتَفَعَتِ النُّبُوَّةُ بِالْكُلِّيَّةِ لِهٰذَا قُلْنَا اِنَّمَا ارْتَفَعَتْ نُبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ فَهٰذَا مَعْنٰى لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ (فتوحات مکیہ جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۴)

یعنی نبوت کلی طور پر بند نہیں ہوئی ہے اس لئے ہم نے کہا کہ صرف تشریعی نبوت بند ہوئی ہے پس لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ کے یہی معنی ہیں۔ حضرت امام شعرانی لکھتے ہیں

اِعْلَمْ اَنَّ مُطْلَقَ النُّبُوَّةِ لَمْ تَرْتَفِعْ وَاِنَّمَا ارْتَفَعَتْ نُبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ

(الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۲)

یاد رکھو کہ مطلق نبوت نہیں اُٹھی صرف شریعت والی نبوت اٹھ گئی ہے

حضرت ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

خُتِمَ بِهِ النَّبِيُّوْنَ اَيْ لَا يُوْجَدُ مَنْ يَأْمُرُهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِالتَّشْرِيْعِ عَلَى النَّاسِ۔

(تفہیمات الٰہیہ جلد ۲ صفحہ ۷۲)

ترجمہ:۔ آنحضرت ﷺ پر نبی اس طرح ختم کئے گئے ہیں کہ ایسا شخص نہیں پایا جائے گا جسے اللہ تعالیٰ لوگوں پر نئی شریعت دیکر مامور کرے۔

حضرت شیخ احمد سرہندیؒ فرماتے ہیں۔

حصول کمالات نبوت مرتابعان رابطریق تبعت ووراثت بعد از بعثت خاتم الرسل منا فی خاتمیت اونیست فلا تکن من الممترین۔

(مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوب نمبر ۳۰۱)

کہ خاتم الرسل ﷺ کے بعد خاص متبعین آنحضرت ﷺ کو بطور پیروی و وراثت کمالات نبوت کا حاصل ہونا آپ کے خاتم الرسل ہونے کے منافی نہیں پس اس میں شک مت کر۔

بریلوی عالم مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی تحریر فرماتے ہیں

"بعد آنحضرت ﷺ یا زمانے میں آنحضرت ﷺ کے مجرد کسی نبی کا آنا محال نہیں بلکہ نئی شریعت لانے والا ممتنع ہے۔ (دافع الوساوس فی اثر ابن عباس نیا ایڈیشن صفحہ ۱۶)

نیز لکھتے ہیں:۔

"علماء اہل سنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہو سکتا اور نبوت آپ کی تمام مکلّفین کو شامل ہے اور جو نبی آپ صلعم کے ہمعصر ہوگا وہ تبع شریعت محمدیہ ہوگا۔ (دافع الوساوس صفحہ ۲۹ نیا ایڈیشن)

قرآن مجید کی مذکورہ آیات فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور علماء اُمت کے ارشادات کی روشنی میں ہی ہیں۔ بانی دار العلوم دیوبند حضرت مولانا قاسم نانوتوی صاحب نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں لکھا تھا۔

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب سے آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے پھر فرماتے ہیں:۔

"مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی۔" (تحذیر الناس صفحہ ۳)

گویا حضرت مولانا قاسم نانوتوی صاحب۔

☆۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے کے اعتبار سے سب سے آخر پر ہونے کو عوام کا خیال قرار دیتے ہیں علماء کا نہیں۔

☆۔ اور اس عوام کے خیال کو آنحضرت ﷺ کی مدح نہیں سمجھتے۔

اس لئے آپ اپنی اسی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو اس سے آنحضرت ﷺ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آئیگا۔

یہ تو تھا دیوبندیوں کے بزرگ کا عقیدہ لیکن اس عقیدہ میں صرف دیوبندیوں کے بزرگ ہی شامل نہیں ابھی اوپر ہم مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کا حوالہ دافع الوساوس سے نقل کر آئے ہیں مذکورہ بزرگ بریلویوں کے بہت بڑے اور مستند عالم ہیں بریلوی ہمیشہ دیوبندیوں پر ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کا الزام لگاتے ہیں حالانکہ بریلوی عالم مولوی عبدالحی صاحب خود فرمارہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد مجرد کسی نبی کا آنا محال نہیں۔

سوال یہ ہے کہ جبکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں چودہ سو سال سے تسلسل کے ساتھ بزرگان اُمت ختم نبوت کے وہی معنی کرتے چلے آرہے ہیں جو آج بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرمارہے ہیں تو پھر یہ دیوبندی اور بریلوی اپنے بزرگوں کی باتوں کے خلاف ہٹ دھرمی کیوں کر رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ قرآن میں کیا لکھا ہے حدیث کیا کہتی ہے بزرگان اُمت کے اقوال کیا ہیں لیکن چونکہ عوام میں ختم نبوت سے متعلق انقطاع نبوت کا عقیدہ غلط طور پر راہ پا چکا ہے اس لئے عوام کالانعام سے سستی شہرت حاصل کرنے کیلئے یہ لوگ عوام کے عقیدہ پر اڑے ہوئے ہیں حالانکہ ربانی علماء نے عوام کے خیال کی بالکل پرواہ نہیں کی۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی صاحب صاف فرماتے ہیں کہ

"میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں کسی کو یہ بات گوارا نہیں ہوگی۔"

مطلب یہ ہے کہ عوام کا کثیر گروہ بے شک میری اس بات کو ماننے یا نہ مانے اور یا میرے اس عقیدہ کی وجہ سے خواہ مجھ سے کسی قدر ناراض ہو جائیں تو منافقت دکھاتے ہوئے قرآن وحدیث کی نص صریح کو نہیں چھوڑ سکتا۔

لیکن آج کل کے دیوبندی اور بریلوی علماء اس قدر منافق ہو چکے ہیں کہ جانتے ہیں کہ ختم نبوت کے متعلق ان کے بزرگوں کا عقیدہ کیا تھا لیکن پھر بھی قرآن وحدیث کو بالائے طاق رکھتے ہوئے عوام کو خوش کرنے کیلئے منافقانہ طور پر بزرگوں کی منشاء کے خلاف قرآن وحدیث کے معانی و مفہوم کو توڑ مروڑ رہے ہیں۔

اور منافقت کی حد یہ ہے کہ عوام کالانعام کو خوش کرنے کیلئے اور زیادہ سے زیادہ بھیڑ اپنی طرف جتانے

باقی صفحہ (8) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے ممکن نہیں کہ وہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے

بعض افراد اور بعض اقوام کو دی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خصوصی دعاؤں کا تذکرہ

(انڈونیشیا کی سرزمین پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا دوسرا خطبہ جمعہ)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۳۰؍جون ۲۰۰۰ء ۳۰؍احسان ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمقام بمقام پارنگ۔ جکارتہ، انڈونیشیا

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين۔ الرحمٰن الرحيم۔ مٰلك يوم الدين۔ إياك نعبد و إياك نستعين۔

اهدنا الصراط المستقيم۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً . اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ . وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾۔

(سورۃ الاعراف آیات ۵۶،۵۷)

اپنے ربّ کو عاجزی کے ساتھ اور مخفی طور پر پکارتے رہو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ اور اُسے خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے رہو۔ یقیناً اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب رہتی ہے۔

یہ وہی سلسلہ ہے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعاؤں کا ذکر جو اس خطبہ میں اختتام پذیر ہوگا اور اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بہت سی دعائیں ایسی ہیں جو بعض افراد کو دی گئی ہیں اور بعض ایسی ہیں جو قوموں کو بھی دی گئی ہیں اور اب میں ان کا ذکر شروع کرتا ہوں حدیث کے بیان سے۔ پھر اس کے بعد انشاء اللہ آخر پہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات پیش کروں گا۔

پہلی حدیث حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا کے تعلق میں الترمذی کتاب المناقب سے لی گئی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ جب سوموار کا روز ہو تو تم اپنی اولاد کے ساتھ میرے پاس آنا میں تمہارے لئے دعا کروں گا جس کے ذریعہ اللہ تمہیں اور تمہاری اولاد کو نفع پہنچائے گا۔ پھر اس روز ہم ان کے ساتھ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضور ﷺ نے ہمیں ایک چادر اوڑھائی اور دعا کی: اے اللہ! عباس اور اس کی اولاد کو ایسی ظاہری و باطنی مغفرت عطا کر جو کوئی گناہ باقی نہ چھوڑے۔ اے اللہ اسے اپنی اولاد کے درمیان سلامت رکھیو۔

ایک دوسری حدیث سنن ابن ماجہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مروی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن میں قاضی مقرر فرمایا تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپؐ مجھے قاضی بنا کر بھیج رہے ہیں، ایک نوجوان آدمی ہوں میں ان میں فیصلہ کیا کروں گا جبکہ مجھے فیصلہ کرنا نہیں آتا۔ یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انکساری تھی ورنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلے تو بہت عظیم الشان ہوا کرتے تھے مگر اس انکساری کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ کی دعا نے پھر سونے پر سہاگہ کا کام کیا۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھا اور فرمایا: "اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهٗ وَ ثَبِّتْ لِسَانَهٗ"۔ اے اللہ اس کے دل کی رہنمائی فرما اور اس کی زبان کو ثبات عطا کر۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ کی اس دعا کے بعد دو فریقوں کے درمیان فیصلہ کرتے وقت میں کبھی شک میں مبتلا نہیں ہوا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاحکام۔ باب ذکر القضاۃ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھیں بچپن سے ہی دُکھا کرتی تھیں۔ آپ کو آشوب چشم کا عارضہ تھا۔ آپ کی آنکھوں کے اچھا ہونے سے متعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ایک عظیم الشان معجزہ حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سلمہ بن اکوع، حضرت سہیل بن سعد تین چشم دید گواہوں سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر میں جب آنحضرت ﷺ نے علم عطا فرمانے کے لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب فرمایا تو معلوم ہوا کہ ان کی آنکھیں شدید دُکھ رہی ہیں۔ تو گویا عارضہ تو تھا پرانا لیکن وقتاً فوقتاً زور مارا کرتا تھا۔ اور ان دنوں آنکھیں بہت شدید دکھ رہی تھیں۔ اور جیسا کہ مسند احمد بن حنبل میں ہے ایسا سخت یہ عارضہ تھا کہ ایک صاحب سلمہ بن اکوع ان کا ہاتھ پکڑ کر ساتھ لائے تھے۔ آپؐ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور دم کر دیا۔ وہ اسی وقت اچھی ہو گئیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کی آنکھوں میں کبھی درد تھا ہی نہیں۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ خیبر و مناقب علیؓ)

ایک روایت الترمذی کتاب المناقب سے لی گئی ہے۔ حضرت ام عطیہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا جس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شامل تھے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ: اے اللہ! مجھے وفات نہ دینا جب تک کہ مجھے علی دوبارہ دکھا نہ دے۔ پس آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد بھی حضرت علیؓ زندہ رہے اور آپ کی دعا کا یہ خاص معجزہ تھا۔

عام طور پر لوگ یہ پوچھا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو معجزے بعض بتائے جاتے ہیں کہ خوراک میں بہت برکت پڑ گئی۔ اس قسم کے معجزے رسول اللہ ﷺ کے متعلق بھی ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے دعا کے ذریعہ کھانے میں برکت پڑنے کے بے حد معجزے ہیں اور بڑی کثرت سے، بڑی قوی روایتوں سے بیان ہیں اس لئے اس بارہ میں شک کی ادنیٰ سی بھی گنجائش باقی نہیں۔ مثلاً غزوہ احزاب میں تمام مہاجرین اور انصار جب خندق کھود رہے تھے تو بہت سخت بھوک کا وقت تھا۔ عام انصار عرب رواج کے مطابق تو اپنے پیٹ پر ایک پتھر باندھے ہوئے تھے۔ جب ایک موقع پر کسی نے بھوک کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیٹ سے پردہ اٹھایا تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ مطلب تھا کہ حضور اکرم ﷺ کو اس وقت سب سے زیادہ بھوک ستا رہی تھی۔ اس زمانے میں ایک صحابی نے آپ کی یہ حالت دیکھ کر اپنی بیوی سے جا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ تو بہت سخت بھوکے ہیں کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے۔ اس نے جواب دیا کہ ایک صاع جو اور گھر میں ایک بکری ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو ذبح کیا اور بیوی نے آٹا گوندھا۔ دیگچی پر چڑھایا گیا تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت ﷺ کو لینے کے لئے چلے گئے۔ چلنے لگے تو بیوی نے کہا دیکھو آپ کے ساتھ لوگوں کو لا کر مجھے رسوا نہ کرنا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور چپکے سے آپؐ کے کان میں کہا کہ ہم نے آپ کے کھانے کا انتظام کیا ہے۔ آپ چند احباب کے ساتھ تشریف لے چلئے۔ لیکن آپؐ نے اہل خندق کو پکارا کہ آؤ جابر نے دعوت عام کی ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جب تک میں نہ آؤں چولہے سے دیگچی نہ اتاری جائے اور نہ روٹی پکے۔ آنحضور ﷺ تمام لوگوں کو لے کر روانہ ہوئے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے ان کو برا بھلا کہا کہ یہ تم نے کیا کر دیا۔ انہوں نے کہا میں کیا کروں تم نے جو کہا تھا میں نے اس کی تعمیل کر دی تھی۔

آپؐ آئے تو بیوی نے آپؐ کے سامنے آٹا پیش کیا۔ آپؐ نے اس میں اپنا لعاب دہن ملا دیا اور برکت کی دعا دی۔ اس کے بعد آپؐ نے روٹی پکانے اور سالن نکالنے کا حکم دیا۔ کم و بیش ایک ہزار آدمی تھے سب کھا کر واپس گئے لیکن گوشت اور آٹے میں کوئی کمی نہ ہوئی اور بقیہ کھانا جابر، ان کی بیوی اور ان کے بچوں نے بھی کھایا۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ایک دعا کا ذکر صحیح بخاری میں ان الفاظ میں ملتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے سینہ سے چمٹایا اور دعا کی: اَللّٰھُمَّ عَلِمْہُ الْحِکْمَۃَ کہ اے اللہ اسے حکمت سکھا۔ ابو عامر کہتے ہیں کہ ہمیں عبد الوارث نے بتایا کہ آپؐ نے یہ دعا کی کہ اسے کتاب سکھا۔ (صحیح بخاری کتاب المناقب۔ باب ذکر ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔ بعید نہیں کہ آپؐ نے کتاب اور حکمت دونوں کی بات کی ہو۔ ایک کے ذہن میں لفظ کتاب رہ گیا اور ایک کے ذہن میں لفظ حکمت۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کتاب کا علم و حکمت عطا کیا گیا تھا جو غیر معمولی تھا۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت صحیح بخاری کتاب الجہاد میں درج ہے۔ حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں نے اسلام قبول کیا تب سے حضرت نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پاس آنے سے نہیں روکا اور جب بھی میری طرف دیکھا تبسم فرمایا۔ میں نے آپ کی خدمت میں شکایت کی کہ میں گھوڑے پر مضبوطی سے نہیں بیٹھ سکتا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھا اور دعا دی: اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْہُ وَاجْعَلْہُ ھَادِیًا مَھْدِیًا۔ اے اللہ اسے ثبات عطا کر اور اسے ہادی اور مہدی بنا۔ (صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر باب من لا یثبت علی الخیل)۔ آنحضرت ﷺ کی اس دعا کے بعد آپ نے پچاس مرتبہ مختلف اسلامی مہمات میں حصہ لیا اور کامیاب گھڑسوار کے طور پر کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ آنحضرت ﷺ نے آپ کو ذی الکلاع اور ذی ظلیم بستیوں کی طرف سالار مقرر کر کے بھیجا تھا اور وہ دونوں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ کی رہنمائی میں سر کی گئیں۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب زیر لفظ جریر)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ایک دعا کا ذکر یوں ملتا ہے کہ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اَللّٰھُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاکَ۔ یہ سنن الترمذی سے روایت لی گئی ہے۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے حق میں یہ دعا کی کہ اے اللہ! جب بھی سعد تجھ سے دعا کرے اس کی دعا قبول کرنا۔ (سنن ترمذی کتاب المناقب۔ باب مناقب سعد بن ابی وقاص)۔ آنحضور ﷺ کی اس دعا کے نتیجہ میں، یہ الاصابہ میں نوٹ ہے کہ اس دعا کے نتیجہ میں آپ مستجاب الدعوات مشہور ہو گئے اور آپ کی بددعا سے بھی ڈرا جاتا تھا۔ اور آپ کو دعا کی درخواست کرنے کے بعد اس کی قبولیت کی امید رکھی جاتی تھی۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابۃ۔ زیر لفظ سعد بن ابی وقاص)

ایک اور روایت میں حضرت سعد بن ابی وقاص کو لمبی عمر کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عطا فرمائی اور یہ حدیث بخاری کتاب الوصایا سے لی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ سے علم پا کر دعا کی قبولیت کی اسی وقت اطلاع دینے کا ایک اور واقعہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعلق رکھتا ہے یعنی جس وقت حضور ﷺ نے دعا کی اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو قبولیت کی بشارت دے دی۔ آپ ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ آپ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کر لی تھی۔ حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ میں بیمار ہو گئے تو فکر لاحق ہو گئی کہ اگر مکہ میں وفات ہوئی تو انجام کے لحاظ سے ہجرت کا ثواب ضائع نہ ہو جائے۔ چنانچہ رسول کریمؐ ان کی بیمار پرسی کے لئے گئے تو انہوں نے اس خدشہ کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی خصوصی درخواست کرتے ہوئے کہا حضور میرے لئے دعا کریں کہ اللہ مجھے اس جگہ وفات نہ دے جہاں سے میں ہجرت کر چکا ہوں۔ اس وقت ان کی حالت ایسی نازک تھی کہ انہوں نے اپنے مال وغیرہ کے بارہ میں آخری وصیت بھی لکھوا دی تھی۔

حضور اکرم ﷺ کی دعا یہ تھی: اے اللہ! میرے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی ہجرت کو ان کے لئے مکمل فرما اور پھر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس دعا کی قبولیت کی بشارت بھی دے دی تھی اور فرمایا اے سعد! انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ تمہیں لمبی عمر عطا فرمائے گا اور بہت سے لوگ تجھ سے فائدہ اٹھائیں گے اور کئی لوگ نقصان بھی اٹھائیں گے (صحیح بخاری کتاب الوصایا)۔ مراد یہ تھی کہ اگر ان کے دل سے کوئی بددعا نکلی تو وہ بھی چونکہ قبول ہوگی اس لئے بعض لوگوں کو نقصان بھی پہنچے گا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معجزانہ طور پر شفا پائی۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے وہ صحابی تھے جو سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

بخاری کتاب المناقب میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ایک دعا کا ذکر ہے۔ یہ جابر بن عبد اللہ کے لئے جو دعا ہے اس کا پس منظر یہ ہے کہ راوی کہتے ہیں کہ جابر بن عبد اللہ نے مجھے بتایا کہ ان کے والد عبد اللہ مقروض ہونے کی حالت میں وفات پا گئے تھے اور یہ بہت ہی ضروری بات ہے کہ جب کوئی بزرگ باپ فوت ہو جائے اور ابھی اس کا بہت سا قرضہ اتارنے والا ہو تو اولاد کو چاہئے کہ سب سے پہلے اس کا قرضہ اتارنے کی طرف توجہ دے۔

جابرؓ کہتے ہیں میں بہت فکر مند ہوا۔ میرے پاس بہت تھوڑے سے کھجور ہیں اور وہ سارے قرض خواہوں کا قرضہ اتارنے کے لئے کافی نہیں ہو سکتے تو میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے پاس ان کھجوروں کی آمد کے علاوہ قرض اتارنے کے لئے کچھ بھی نہیں اور جو قرض ان کے اوپر تھا یعنی عبد اللہ پر، جابرؓ کہتے ہیں وہ کئی سال تک میں ادا کرتا رہوں گا۔ پس آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ سے برا سلوک نہ کریں۔ کیونکہ وہ قرض خواہ بھی مسلمان تھے تو آنحضور ﷺ کی موجودگی کے احترام میں ان کا خیال تھا کہ وہ پھر ان سے نرمی سے پیش آئیں گے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے کھجوروں کے ایک ڈھیر کے گرد دعا کرتے ہوئے چکر لگایا پھر دوسرے ڈھیر کے گرد دعا کرتے ہوئے چکر لگایا اور اس کے بعد بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اسے ماپو۔ پھر قرض خواہوں کو جو ان کا حصہ تھا پورا ادا کر دیا اور جتنی کھجوریں آپ نے دی تھیں آپ کی دعا کی قبولیت کی برکت سے اتنی ہی کھجوریں باقی رہ گئیں۔ (صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

قبیلہ دوس جس سے حضرت ابوہریرہؓ کا تعلق تھا، وہ کافی مخالف تھا۔ اور بہت دیر تک وہ ایمان نہیں لایا۔ تو حضرت ابوہریرہؓ کی یہ روایت ہے جو صحیح بخاری میں درج ہے کہ طفیل بن عمرو دوسی اور اس کے ساتھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ دوس قبیلہ نے انکار کر دیا ہے اور نافرمانی کی راہ اختیار کی ہے۔ آپؐ اللہ سے ان کے خلاف بددعا کریں۔ کہا گیا کہ اب دوس تو ہلاک ہو چکا ہے۔ لیکن آپؐ نے دعا یہ کی اَللّٰھُمَّ اھْدِ دَوْسًا وَّ أْتِ بِھِمْ۔ کہ اے اللہ! دوس قبیلہ کو ہدایت دے اور انہیں لے آ۔ (صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر۔ باب الدعاء للمشرکین بالھدیٰ لیتألفھم)

آنحضور ﷺ سے بعض بددعائیں بھی جو تکلیف دہ حالات کے نتیجہ میں آپؐ کے دل سے نکلی ہیں، وہ بھی درج ہیں لیکن انتہائی تکلیف کے دوران بھی حضور اکرم ﷺ یہی دعا کیا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ کہ ان لوگوں کو پتہ نہیں کس شخص پہ ظلم کر رہے ہیں۔ میری قوم ہے ان کو تو ہدایت عطا فرما۔ حضرت ابوہریرہ نے قبولیت دعا کا ذکر بہت ہی عجیب رنگ میں فرمایا ہے۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ، اَعْرَج سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ تم خیال کرتے ہو کہ ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کی روایتیں کثرت سے بیان کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ میں ایک مسکین آدمی تھا۔ میں دل و جان سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا تھا۔ مہاجرین کو تجارت بازاروں میں مصروف رکھتی تھی اور انصار کو ان کے اموال مصروف رکھتے تھے۔ ایک روز یوں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو اپنا دامن پھیلائے۔ جو ایسا کرے گا وہ اس میں سے جو اس نے مجھ سے سنا ہوگا کچھ بھی نہ بھولے گا۔

تو حضرت ابوہریرہؓ کی جو اس کثرت سے حدیثیں مروی ہیں ان کو یاد رکھنا کوئی معمولی بات نہیں تھی بظاہر ناممکن نظر آتا ہے مگر یہ اس دعا کا معجزہ ہے جس کا حضرت ابوہریرہؓ ذکر فرما رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جو جھولی پھیلائے گا وہ اس میں سے جو مجھ سے سنا ہوگا کچھ بھی نہیں بھولے گا۔ یہ سننا تھا کہ میں نے اپنی چادر پھیلا دی یہاں تک کہ آپؐ نے اپنی بات پوری فرمائی۔ پھر میں نے اسے سمیٹ لیا۔ اس کے بعد جو کچھ بھی رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے میں اسے کبھی نہیں بھولا۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل ابی ھریرۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ کے حق میں قبولیت دعا کا ایک نشان بیان کرتے ہیں۔ یہ مسلم کتاب فضائل الصحابہ میں سے حدیث لی گئی ہے۔ یہ روایت کرنے والے کا نام یہاں پہ درج نہیں مگر جس نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت سنی ہے انہوں نے ابوہریرہؓ کے حوالہ

> خدا کی تقدیر یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ ہر سال احمدیت کے حق میں ایک نئی شان لے کر آئے گا۔ ہر سال احمدیت کا سال ہوگا۔
>
> (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف دعوت دیتا تھا۔ وہ مشرک تھی۔ ایک دن میں نے اسے دعوت اسلام دی تو اس نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں وہ باتیں سنائیں جو میں سخت ناپسند کرتا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں روتا جاتا تھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف بلاتا تھا لیکن وہ ہمیشہ انکار کر دیتی تھی۔ آج میں نے اسے جب دعوت اسلام دی تو اس نے مجھے آپؐ کے بارہ میں وہ باتیں سنائیں جو میں سخت ناپسند کرتا تھا۔ آپؐ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت دے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی: اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ۔ اے اللہ! ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت دے۔

میں رسول اللہ ﷺ کی دعا سن کر خوشی خوشی آیا۔ جب میں گھر آیا اور دروازے کی طرف گیا تو دروازہ بند تھا۔ میری والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سنی تو کہا ابوہریرہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ میں نے پانی گرنے کی آواز بھی سنی۔ وہ کہتے ہیں کہ میری والدہ نے غسل کیا اور لباس پہنا اور جلدی سے اپنی اوڑھنی لی اور پھر دروازہ کھولا اور کہا ابوہریرہ میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ابوہریرہ کہتے ہیں میں واپس رسول اللہ ﷺ کی طرف گیا۔ اس دفعہ بھی میں رو رہا تھا مگر یہ آنسو خوشی کے آنسو تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرما کر ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا بہت اچھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے اور میری ماں کے لئے اپنے مومن بندے محبوب بنا دے۔ اور ان کے دلوں میں ہم محبوب بنیں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ اپنے غلام ابوہریرہ اور اس کی ماں کو مومنوں کا محبوب اور مومنوں کو ان کا محبوب بنا دے۔ اب دیکھو ہر مومن جو مجھے دیکھتا بھی نہیں صرف میرے متعلق سنتا ہے تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل ابی هريرة)

وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ایک روایت ہے۔ آپ حضرموت کے رئیس تھے۔ آنحضرت ﷺ نے آپ کے آنے سے پہلے صحابہ کو بشارت دی کہ آپ کے پاس ایک شخص دور کی سرزمین سے بخوشی آنے والا ہے اور وہ اس کے رسول میں رغبت رکھتا ہے اور وہاں کے بادشاہوں کی اولاد باقیہ میں سے ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے ان کو خوش آمدید کہا، اپنے پاس بیٹھنے کو جگہ دی اور انہیں اپنی چادر بچھا کر اپنے ساتھ بٹھایا اور انہیں یہ دعا دی: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِیْ وَائِلٍ وَّوَلَدِہٖ وَوُلْدِ وَلَدِہٖ۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں حضرموت کا والی مقرر فرمایا اور ان کو جاگیر بھی عطا کی۔ آنحضور ﷺ کی دعا کی وجہ سے صحابہ ان کی بہت تکریم کرتے تھے اور ان کی اولاد در اولاد کو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور امامت میں ان کو ملنے گئے۔ انہوں نے آپ کو انعام واکرام سے نوازنا چاہا مگر آپ نے لینے سے انکار کر دیا۔

(الاستیعاب، اسد الغابہ، الاصابہ)

اب سراقہ کے متعلق یہ حدیث پہلے بھی بارہا احباب سن چکے ہیں۔ یہ بہت ہی مشہور حدیث ہے ہجرت کا واقعہ ہے۔ لمبی حدیث میں سے ایک چھوٹا ٹکڑا آپ کے لئے میں نے چنا ہے۔ یہ بخاری کتاب المناقب میں حدیث درج ہے۔ روایت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ چنانچہ وہ روایت جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں: "پھر ہم سورج ڈھلنے پر روانہ ہو پڑے۔ سراقہ بن مالک ہمارے پیچھے پیچھے آرہا تھا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارا تعاقب کیا جارہا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یعنی غم نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اس کے لئے بددعا کی جس پر اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ یہ چیز اس کے زمین پر لگنے والے نشانات سے ظاہر ہوتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے وہ دونوں ٹانگوں سمیت چھاتی کے بل زمین پر لگ گیا تھا، پورا گھوڑا اندر نہیں گیا لیکن دیکھنے سے یوں لگتا تھا جیسے گھوڑا ریت میں دھنس چکا ہے۔ چنانچہ زبیر نے اس بارے میں شک کا اظہار کیا ہے کہ راوی کو غلطی لگی ہے پورا گھوڑا نہیں دھنسا بلکہ بعض دفعہ گھوڑے چھاتی کے بل گرتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ پورے ریت میں یا کیچڑ میں دفن ہو چکے ہیں۔

اس پر سراقہ نے کہا تم دونوں نے میرے بارے میں بددعا کی ہے۔ اب وہ تو رسول اللہ ﷺ کا مقام نہیں پہچانتا تھا۔ حضرت ابوبکر کو بھی اس دعا میں شامل کیا لیکن دراصل یہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی ہی دعا تھی۔ اس نے پھر عرض کی کہ اب میرے لئے دعا کرو خدا تم دونوں کا حامی و ناصر ہو، میں تمہارے پیچھے جس غرض سے آیا تھا اس سے کنارہ کش ہوتا ہوں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے اس کے لئے دعا کی جس کے نتیجہ میں وہ گھوڑے کے بار بار دھنسنے کی آزمائش سے نجات پا گیا۔ اب اس کے بعد جو باقی واقعہ ہے وہ جھوٹ اُس کا ہے۔ اس کو حضرت ابوبکر نے یا کسی نے جھوٹ بولنے کی تلقین نہیں کی تھی مگر تھا وہ بہر حال مشرک ماحول کا پلا ہوا۔ پھر وہ جس کو بھی ملتا تھا اس سے کہتا تھا کہ میں دیکھ آیا ہوں جس کی تلاش میں تم جا رہے ہو وہ اس طرف نہیں ہے اور جسے بھی ملتا اسے واپس لوٹا دیتا۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اس نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کر دکھایا یعنی واپس لوٹ گیا یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ میں جھوٹ بولوں گا بلکہ واپس جانے کا جو وعدہ تھا اس نے اسے پورا کر دکھایا۔

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام)

ایک حدیث میں ایک مغرور شخص کے ہاتھ شل ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دائیں ہاتھ سے کھانا کھانے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ ایک مغرور شخص حضور کے سامنے بیٹھے کر بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے تکبر سے کہا میں اس سے کھا نہیں سکتا۔ چونکہ اس نے غرور سے کہا تھا، آپؐ نے فرمایا خدا کرے پھر ایسا ہی ہوا۔ چنانچہ اس کے بعد ایسا ہوا کہ وہ دائیں ہاتھ کو اٹھا کر اپنے منہ تک نہیں لے جاسکتا تھا اور ہمیشہ کے لئے وہ ہاتھ شل ہو گیا۔ (صحيح مسلم، كتاب الاشربة. باب آداب الطعام و الشراب و احكامها)

آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعا سے بارش کے نزول کے بہت سے واقعات درج ہیں اور بہت سے واقعات اس سے پہلے بارہا خطبات میں بیان کئے جاچکے ہیں۔ یہ ایک واقعہ میں چنا ہوں آج کے لئے۔ یہ حسنؓ روایت کرتے ہیں کہ انصار کے ایک قبیلہ کو آنحضور ﷺ نے یہ دعا دی تھی کہ جب ان میں سے کوئی وفات پائے گا تو بادل آئیں گے اور اس کی قبر پر برسیں گے۔ بادلوں کا قبر پر برسنا عام طور پر یہ مشہور ہے کہ اچھی روایت ہے۔ اس سے اس گنہگار کی بخشش کی علامت ہوتی ہے۔ قبر پر تدفین کے بعد پھوار پڑنے کے نظارے تو ہم نے کئی دفعہ دیکھے ہیں اللہ ہی بہتر جانتا ہے اس موقعہ پہ کہ کیوں تھے۔ لیکن اس روایت میں یہ آتا ہے۔ چنانچہ ان کا ایک آزاد کردہ غلام وفات پا گیا۔ اس دعا کے بعد پہلا واقعہ جو وفات کا ہوا وہ اس آزاد کردہ غلام کا تھا۔ مسلمانوں نے کہا کہ آج ہم رسول اللہ ﷺ کے قول "مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِھِمْ" یعنی کسی گروہ کا آزاد کردہ انہی میں سے ہوتا ہے کی صداقت بھی دیکھیں گے۔ چنانچہ جب اس کو دفن کر چکے تو بادل آئے اور اس کی قبر پر بارش برسائی۔

(کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۳۶۔ ایڈیشن اول مطبوعہ حیدرآباد دکن)

آخر پر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک دو اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ چونکہ اس خطبہ کا ابھی ترجمہ ہونا ہے اور بڑی محنت سے ہمارے مربی تیاری کر رہے ہیں اس لئے میں اس خطبہ کے بعد نماز سے پہلے، بیٹھ کر انتظار کروں گا۔ جب وہ مربی خطبہ کا ترجمہ پیش کر چکیں گے اس کے بعد پھر نماز کے لئے تکبیر کہی جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا ہے اور اس سے حلِ مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچا دے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پالیتا ہے اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے لیکن جو شخص دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف منہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا ہے اور اندھا ہی مرتا ہے۔ .... جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے"۔ (ایام الصلح صفحہ ۸۔۷)

پھر فرماتے ہیں: یہ ایک دوسرا اقتباس ہے۔ "تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں۔ لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ۔ .... ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تاکہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے"۔ (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۳۲)

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUT A-15

جماعت احمدیہ گنی بساؤ کے دوسرے جلسہ سالانہ کا

کامیاب و بابرکت انعقاد

(رپورٹ: رشید احمد طیب ۔ مبلغ سلسلہ)

ملکی سطح پر جلسہ ہائے سالانہ کا انعقاد ہر ملک کی تبلیغی اور تربیتی سرگرمیوں کا ایک اہم سنگ میل ہے۔ قارئین کی خدمت میں جماعت احمدی گنی بساؤ کے دوسرے جلسہ سالانہ کی رپورٹ بغرض دعا پیش ہے۔

مرکز سے جلسہ کے انعقاد اور مقررہ تاریخوں کی منظوری کے بعد قریباً ایک ماہ قبل سے ہی جلسہ کی تیاری شروع کر دی گئی اور قریباً ایک ہفتہ قبل مکرم حمید اللہ صاحب، امیر جماعت کی زیر صدارت جملہ افراد جماعت احمدیہ فریم (Farim) جو کہ جلسہ کے میزبان تھے کا ایک اجلاس عام منعقد ہوا جس میں جلسہ کی ڈیوٹیاں تقسیم کی گئیں۔

مورخہ ۷/اپریل ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ المبارک جماعت احمدیہ گنی بساؤ کا دوسرا جلسہ سالانہ ملک کی سب سے پہلے قائم ہونے والی جماعت فریم (Farim) شہر میں شروع ہوا۔ فریم شہر ریجن ووئی (Voi) کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اور یہاں ہماری سب سے پہلی اور بہت بڑی مسجد تعمیر شدہ ہے۔

جلسہ میں شرکت کے لئے ملک کے طول و عرض سے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ دو روز قبل یعنی ۵/اپریل سے ہی شروع ہو چکا تھا۔ اور جلسہ کے افتتاحی دن نماز جمعہ کے وقت تک اچھی خاصی تعداد جلسہ کے لئے فریم شہر پہنچ چکی تھی۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے معابعد قریباً اڑھائی بجے دوپہر جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ مسجد احمدیہ کا ہال اور وسیع صحن ہی بطور جلسہ گاہ استعمال کیا گیا جسے خوبصورت رنگا رنگ جھنڈیوں اور مختلف بینروں سے آراستہ کیا گیا تھا۔

جلسہ کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے حکومت گنی بساؤ کی نمائندگی میں مکرم شریف جالو صاحب فرسٹ سیکرٹری نیشنل اسمبلی گنی بساؤ، علاقہ ووئی کے گورنر اور دو کمشنر صاحبان، ریجنل پولیس کمشنر اور چار چیف صاحبان، مختلف سیاسی پارٹیوں کی طرف سے چار ممبران پارلیمنٹ، ڈائریکٹر ریڈیو گنی بساؤ کی قیادت میں چار رکنی ٹیم۔ ٹیلی ویژن گنی بساؤ کے دو کارکنان، قومی اخبارات کے دو نمائندے اور ان کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی مقامی احباب بھی جلسہ کے مختلف پروگراموں میں شامل ہوتے رہے۔

احباب جماعت گنی بساؤ کی حاضری ۱۲۵ جماعتوں سے ۱۲۰۰۔ افراد رہی۔ نیز جماعت احمدیہ گیمبیا سے مکرم نونجو تراولے صاحب، نائب امیر گیمبیا کی قیادت میں دس احباب جماعت کا وفد اور مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب مبلغ سینیگال کی قیادت میں گیارہ افراد کا ایک وفد سینیگال کی گیارہ مختلف جماعتوں کی نمائندگی میں جلسہ میں شرکت کے لئے آیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

جلسہ کا افتتاحی اجلاس مکرم حمید اللہ صاحب ظفر، امیر و مشنری انچارج گنی بساؤ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، عربی قصیدہ اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں جلسہ سالانہ کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی۔ اور معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جملہ حاضرین سے ان کا تعارف کروایا

امیر صاحب کے خطاب کے بعد مکرم شریف جالو صاحب، نمائندہ حکومت نے خطاب کیا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے حکومت کی جانب سے خیر سگالی کا پیغام دیا اور ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی اور جملہ افراد جماعت کو مبارک باد پیش کی۔ بعدہ اجتماعی دعا کے ساتھ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ جس کے بعد جملہ مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا نماز مغرب و عشاء کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت مکرم نونجو تراولے صاحب نائب امیر گیمبیا نے کی۔ اس اجلاس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ مکرم امیر صاحب گنی بساؤ نے سیرۃ النبی ﷺ، مکرم عثمان باہ مبلغ گیمبیا نے "مالی قربانی" اور مکرم تراولے صاحب صدر اجلاس نے، "دور حاضر میں ایک احمدی کی ذمہ داریاں" کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ اجلاس کا آخری سیشن مجلس سوال و جواب پر مشتمل تھا۔ یہ مجلس ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی جس میں مکرم امیر صاحب گنی بساؤ نے حاضرین کے سوالوں کے جواب دئے۔

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ جس میں قریباً سو فیصد احباب جماعت نے شرکت کی۔ نماز فجر کے بعد ایک مقامی معلم صاحب نے درس قرآن دیا۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس ساڑھے نو بجے مکرم عباس کمارا صاحب کمشنر کسین (Casine) سیکٹر و صدر جماعت کسین سیکٹر کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اس اجلاس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

سیرۃ و سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام، نماز کی اہمیت، احمدیت کا تعارف، خلافت کی اہمیت و برکات۔ نیز چار مخلص بزرگ احمدی احباب نے "میں احمدی کیوں ہوا" کے موضوع کے تحت ایمان افروز خیالات کا اظہار کیا۔

بعد از نماز عصر تقریب آمین منعقد ہوئی۔ اس اجلاس میں صدارت مکرم کرمو بوجنگ صاحب (Karamu Bojang) پرنسپل نصرت جہاں سیکنڈری سکول گیمبیا نے کی۔ اس تقریب میں سال رواں میں قرآن کریم مکمل کرنے والے تین خدام، چار اطفال اور ایک بچی نے اسٹیج پر آکر باری باری قرآن سنایا اور پھر ان بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب گنی بساؤ نے اہمیت قرآن پر مختصر خطاب کیا۔

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد جلسہ کا آخری تربیتی اجلاس مکرم حمید اللہ صاحب ظفر، امیر و مشنری انچارج گنی بساؤ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد ایک مقامی معلم مکرم عبد اللہ سابو صاحب نے "بدعات" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں غیروں کی طرف سے اٹھائے گئے چند اعتراضات کے جواب دئے اور پھر جملہ احباب کو مبارکباد پیش کی۔ اس اجلاس اور کھانے کے بعد حاضرین جلسہ کو ویڈیو کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ کے بعض خطابات اور جلسوں وغیرہ کی جھلکیاں دکھائی گئیں۔ اس پروگرام کو نہایت مسرت و دلچسپی سے دیکھا گیا۔

تیسرا دن

مورخہ ۹/اپریل کو جلسے کے تیسرا دن کا آغاز بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز تہجد باجماعت سے ہوا اور نماز فجر کے بعد ایک مخلص مقامی معلم مکرم محمد باہ صاحب نے درس قرآن دیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب گنی بساؤ نے جلسہ سالانہ کے اختتام کا اعلان کرتے ہوئے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کرائی۔

اس دعا کے بعد ملک بھر میں کام کرنے والے جملہ مبلغین اور معلمین کی میٹنگ مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ میں امیر صاحب کے علاوہ دو مبلغین اور ۴۲ معلمین حاضر ہوئے۔

ناشتہ کے بعد ایک فوٹو سیشن ہوا جس میں مختلف جماعتوں کے وفود کے ساتھ گروپ فوٹو بنائے گئے اور اس کے بعد مہمان قافلہ در قافلہ اپنے اپنے علاقوں کی جانب روانہ ہونے شروع ہو گئے۔ ہر قافلہ اجتماعی دعا کے ساتھ روانہ ہوتا تھا۔ اور اس بابرکت روحانی پروگرام میں شرکت کے بعد سبھی چہروں پر عقیدت و مسرت اور خوشیوں کے آثار نمایاں تھے۔ اور یہ واپسی کا سلسلہ بھی گیارہ اپریل سوموار کے دن تک جاری رہا۔ الحمد للہ، ثم الحمد للہ

جلسہ کی تیاری اور کامیاب انعقاد کے سلسلہ میں نمایاں خدمات سرانجام دینے والوں کا ذکر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ فریم (Farim) کے جملہ احباب و خواتین بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ مرد حضرات نے جن میں اطفال الاحمدیہ اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی شامل تھے کئی دن مسلسل وقار عملوں کے ذریعہ جلسہ گاہ، کھانا پکانے اور کھلانے کی جگہوں کی تیاری کا کام کیا۔ کھانا پکانے کے لئے لکڑی وغیرہ لائی گئی اور پھر اسی طرح بعد از جلسہ اس کام کو احسن طور پر سمیٹا بھی۔

پانچ چھ روز تک مسلسل تین وقت کا کھانا کثیر تعداد میں مہمانوں کے لئے پکانے کا کام بھی بہت بڑا کام تھا جسے جماعت کی پچاس کے قریب خواتین نے نہایت شوق اور جذبے سے سرانجام دیا۔ ان جملہ کاوشوں میں مکرم ابراہیم ڈفے صاحب صدر جماعت فریم و افسر جلسہ، مکرم کنفینو مانے صاحب سیکرٹری مال و نائب افسر جلسہ اور محترمہ فاطمہ ڈفے صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی خدمات قابل قدر ہیں۔

نیز دوران جلسہ دیگر علاقوں سے تشریف لائے ہوئے معلمین اور بعض دیگر احباب نے انتظامیہ کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہوئے کام میں ہاتھ بٹایا۔ ان میں مکرم ابوبکر انجائے صاحب، مکرم محمد باہ صاحب، مکرم عبد الرشید اسابو صاحب (معلمین) اور مکرم ناصر احمد کاہلوں صاحب اور مکرم فیض احمد مجوکہ صاحب (مبلغین) شامل ہیں۔ **فجزاء ھم اللہ احسن الجزاء.**

جلسہ سالانہ کی جملہ اشیاء ضروریہ برائے خورونوش و دیگر ضروریات کی خریداری سے لے کر معزز سرکاری مہمانوں وغیرہ کو بلانے اور ان کی کماحقہ ضیافت کا سارا کام مکرم امیر صاحب گنی بساؤ اور ان کی اہلیہ محترمہ نے طویل محنت اور جدوجہد سے سرانجام دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء.

اس جلسہ کی تفصیلی رپورٹ نیشنل ریڈیو پر پیش کی گئی۔ نیز نیشنل ٹیلی ویژن نے جلسہ کے مختلف حصوں کی تصویری جھلکیوں کے ساتھ تفصیل کے ساتھ نشر کیا۔ اور اہم ملکی اخبارات نے بھی جلسہ کی رپورٹ مع تصاویر شائع کی۔ الحمد للہ

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر کونہ میں جماعت احمدیہ کی جملہ کاوشوں کو قبول فرماتے ہوئے ثمرات حسنہ سے نوازتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین

بشکریہ الفضل لندن

ضلع محبوب نگر (آندھرا) کے مضافات میں تبلیغی مساعی

الحمد للہ جماعت احمدیہ جڑچرلہ کو مورخہ 30.5.2000 کو مضافات جڑچرلہ میں غیر از جماعت دوستوں کو تبلیغ کی سعادت حاصل ہوئی دعا کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت جڑچرلہ کی زیر قیادت ایک تبلیغی وفد نے مضافات کا دورہ کیا اور گنگاپورم کوتہ پلی رانی پیٹھ میں لوگوں سے ملاقات کر کے تبلیغی گفتگو کی گئی اور جماعتی لٹریچر کثیر تعداد میں تقسیم کیا گیا۔

ڈجل کے ایک امام مسجد سے تفصیلی گفتگو ایک گھنٹہ تک ہوتی رہی مولوی صاحب کافی متاثر ہوئے اور انہوں نے وعدہ کیا کہ جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کروں گا۔ اس دورہ میں مکرم سید سرفراز حسین صاحب خود اپنی گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے وفد کے ساتھ دورہ میں شامل رہے۔ (ایم احمد جعفر خان مبلغ سلسلہ جڑچرلہ)

حق ادا نہ ہوا

خداتعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی دائمی ہدایت قرآن پاک موجود ہے اس میں دو طرح کے احکامات ہیں ایک اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں اور دوسرے بنی نوع انسان کے حقوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق عبادات، مالی قربانی، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ہیں۔ اللہ کے بندوں کے حقوق اس طرح سے ہیں:

☆ والدین کے حقوق، میاں بیوی کے حقوق اولاد کے حقوق، حاکم اور ماتحت کے حقوق، استاد اور طالبعلم کے حقوق، ہمسایہ کے حقوق، مہمانوں کے حقوق، میزبان کے حقوق، امام کے حقوق، مبتدی کے حقوق، امیر ممالک کے حقوق اور غریب ممالک کے حقوق، یہ چند بڑے بڑے حقوق گنے ہیں اس کے علاوہ اور بھی بے شمار فرائض اور حقوق ہیں۔ بلکہ عالمی سطح پر اقوام متحدہ کا ایک شعبہ "حقوق انسانی" ہے جو حقوق دلوانے کیلئے کوشش کرتا ہے۔

حق کی جمع حقوق ہے بعض حقوق کی تفصیل خداتعالیٰ نے خود اپنی کتاب ہدایت میں لکھ دی مثلاً والدین کے سامنے اولاد کو حکم ہے کہ اُف تک نہ کریں تو دوسری طرف اولاد کو نماز کی پابندی کروانا والدین کی ذمہ داری ہے۔

حقوق طاقت سے جہاں بھی حاصل کئے گئے وہاں فساد ہوا تباہی ہوئی نفرت بڑھی اور انتقام پیدا ہوا۔ اس کے برعکس جہاں انصاف سے محبت سے۔ ذمہ داری سمجھ کر حقوق ادا کر دیئے وہاں محبت بڑھی۔ تعلقات خوشگوار ہوئے اور معاشرہ میں امن قائم ہوا ہے۔ حقوق نہ ادا کرنے کی وجہ لالچ ہے۔ طاقتور ہونے کا ثبوت دیکر کمزور کو کچل دیا جاتا ہے حقوق ادا کرنے کی دو بڑی وجوہات ہیں اولاً خداتعالیٰ کا خوف یہ فلاں فلاں کے میرے ذمہ پر حقوق اللہ رب العالمین کے سامنے میں جواب دہ ہوں اس لئے میرا فرض ہے اسکا حق ادا کروں دوسری وجہ ملکی قانون کی گرفت ہے جن ممالک میں قانون مضبوط اور انصاف آسان ہے وہاں حکومتیں عوام کو ان کے حقوق دلواتی ہیں اور ممالک میں امن و سلامتی کی فضا قائم ہوتی ہے۔

خاکسار کی ۵/دسمبر ۱۹۷۱ء کو شادی ہوئی مکرم و محترم محمد اسحاق نثار مربی اطفال ضلع لاہور نے نکاح پڑھا اب وہ فوت ہو چکے ہیں خداتعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ خطبہ نکاح میں انہوں نے مجھے نصیحت کی کہ ہر انسان حقوق کی بات کرتا ہے اور حاصل کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے مگر حقوق ادا کرنے کی تدبیر نہیں کرتا اگر حقوق مانگنے کی بجائے حقوق ادا کرنے کی منزل کو حصول رضائے باری تعالیٰ بنالیا جائے تو جھگڑے ختم ہو جائیں جب آپ کس کا حق ادا کریں گے تو لازماً وہ بھی فکر مند ہو گا۔ کہ مجھے بھی اسکا حق ادا کرنا چاہئے۔ جہاں تک سوال ہے کہ کس کا کیا حق ہے اور کس طرح ادا کرنا ہے تو قرآن پاک مکمل تعلیم ہے مکمل ہدایت دیتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عملی رنگ میں اس بات کا نمونہ ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں ازواج مطہرات کے، غلاموں کے، ہمسایوں کے، یتیموں کے، اولاد کے غرضیکہ جتنی قسم کے بھی حقوق تھے ادا کئے بلکہ اگر کسی نے طاقتور ہونے کی وجہ سے کسی کا حق نہ ادا کرنا چاہا تو آپ نے مظلوم کی مدد کی اور اس سے اسکا حق دلوایا۔

میاں بیوی کے حقوق میں اگر میاں بیوی کے حقوق اور بیوی میاں کے حقوق ادا کردیں تو کبھی گھر جہنم نہیں بنے گا بلکہ جنت نما ہو گا دنیا میں جس قدر جائیداد کے جھگڑے ہیں، مالی لین دین کا فساد ہے اس میں بھی حق ادا نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے قتل و غارت تک اور ممالک کے درمیان جنگوں تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

مرزا غالب کا ایک شعر ہے۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

یہ شعر بڑا پُر حکمت ہے کہ خدا تعالیٰ کو مخاطب ہو کر عرض کیا جارہا ہے کہ جان تو اے اللہ تیری عطا ہے۔ مگر اس عظیم عطا کے باوجود مجھ سے تیرا حق ادا نہیں ہو پایا ہر چیز اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی ہے ہر ایک نعمت سے وہی نوازتا ہے ہمیشہ سے دے رہا ہے تا ابد دیتا رہے گا کسی قسم کی اس کے خزانوں میں کمی نہ ہوئی ہے نہ ہو گی پس اے انسان اس راز پر غور کر اس کے دیئے ہوئے میں سے جو حصہ دوسرے کا ہے دے تاکہ اللہ راضی ہو اور تجھے اور دے ورنہ حق مارنے والو یاد رکھو تم سے بھی خزانوں کا مالک چھین لے گا اور پھر نامرادی مقدر بن جائے گی۔

جب دنیا میں جنگ اوّل ہوئی تو حقوق کی ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے ہوئی جنگِ دوئم بھی اسی وجہ سے ہوئی اور بہت مخلوق، املاک، تباہ ہوئی اور آئندہ جنگ عظیم جس کو عالمگیر تباہی کہا جاتا ہے جب بھی ہو گی اس کی بنیادی وجہ بھی یہی ہو گی کاش ہر ایک حقوق ادا کرنے والا بن جائے جس سے دین بھی سنورے گا اور دنیا بھی۔ اللہ کی رضا بھی مل جائے اور رسول کی اطاعت کی توفیق بھی۔ نیکی بھی پھیلے گی اور بدی بھی ختم ہو گی۔ دنیا کا ہر ملک امن کا گہوارہ بن جائے گا ہر گھر جنت ہو گا۔ اے اللہ تو ہمیں حقوق ادا کرنے کی توفیق دے اور اپنی رضا عطا فرما۔

(عبدالمالک لاہور نمائندہ الفضل ربوہ)

ایک درویش کو صدمہ

افسوس! محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب مبشر درویش قادیان مورخہ 21.8.2000 بروز سوموار بوقت 10 بجے حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحومہ خوش مزاج و ملنسار پابند صوم و صلوٰۃ دعاگو اور بڑی مہمان نواز تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اعلیٰ علیین میں مقام قرب سے نوازے مرحومہ کے شوہر، بچگان اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (ادارہ)

جلسہ یوم خلافت

کیرنگ (اڑیسہ) ۲۰۰۰-۵-۲۷ بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ یوم خلافت کا انعقاد جامع مسجد احمدیہ میں مکرم جناب سیف الرحمٰن خان صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ (کیرنگ) کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم جناب یٰس خان صاحب مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید کیرنگ اور آخری تقریر خاکسار کی ہوئی صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری تبلیغی و تربیتی مساعی میں برکت عطا کرے۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ)

سورو (اڑیسہ) ۲۸ مئی بروز اتوار بعد نماز مغرب جلسہ شروع ہوا پہلی تقریر مکرم شیخ مختار صاحب نے کی اس کے بعد دوسری تقریر مکرم شہیب علی اور تیسری تقریر مکرم شیخ عظیم صاحب سیکرٹری مال سورو نے کی خاکسار نے اپنے صدارتی خطاب میں خلافت کی اہمیت اور اس کے برکات پر روشنی ڈالی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (شیخ علاؤالدین)

دھلی:۔ مورخہ ۲۸ مئی بروز اتوار شام ساڑھے ۵ بجے بمقام مسجد بیت الھادی دہلی میں زیر صدارت سید طارق احمد صاحب صدر جماعت دہلی یہ جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد تقاریر ہوئیں پہلی تقریر مکرم شاکر رشید صاحب ناظم اطفال دہلی کی ہوئی۔ دوسری تقریر محترم انور حسین صاحب کی ہوئی تیسری اور آخری تقریر خاکسار سید کلیم الدین احمد کی تھی۔ اس جلسہ میں خلافت کی ضرورت و اہمیت برکات خلافت قرآن اور احادیث کی روشنی میں مومنین کی جماعت سے خلافت کا دائمی وعدہ ان اہم امور پر روشنی ڈالی گئی آخر میں صدر جلسہ نے اجتماعی دعا کروائی اور جلسہ اختتام کو پہنچا۔ (سید کلیم الدین احمد انچارج دہلی)

جلسہ سالانہ یو۔کے کے دوران جماعت احمدیہ میلاپالیم کے لیل و نہار

اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ جولائی ۲۸-۲۹-۳۰ تاریخوں میں یو-کے میں منعقدہ ۳۵ ویں جلسہ سالانہ میں جہاں ۲۳۰۰۰ افراد نے براہ راست وہاں تشریف لے جاکر شمولیت اختیار کرنے کا شرف حاصل کیا وہاں .M.T.A کے ذریعہ بھی لاکھوں انسان اس بابرکت جلسہ میں شریک ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گذشتہ سال کی طرح امسال بھی جماعت احمدیہ میلاپالیم میں اس جلسہ کو تامل زبان میں رواں ترجمہ کے ساتھ دیکھنے و سننے کا انتظام کیا گیا۔ تامل ناڈو کی دیگر جماعتوں سے احباب و مستورات رواں ترجمہ کے ساتھ جلسہ کا پروگرام دیکھنے اور سننے کیلئے تشریف لائے تھے۔ جماعت احمدیہ میلاپالیم جنوبی تامل ناڈو کی تمام جماعتوں کے Centre پر واقع ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں ڈش انٹینا کے ذریعہ .M.T.A دیکھنے اور سننے کی سہولت موجود ہے۔ لہٰذا جن جماعتوں میں ڈش نہیں ہے۔ ان تمام جماعتوں کو جماعت احمدیہ میلاپالیم کی طرف سے جلسہ کے پروگرام تامل ترجمہ کے ساتھ دیکھنے اور سننے کی دعوت دی گئی چنانچہ جماعت احمدیہ اوڑن کوڑی- شنکرن کوئل- مدورائی- شیواکاشی- کلیاکاولائی- وردنگر- ٹوٹی کوڑی- کل سات جماعتوں سے احباب و مستورات اس میں شریک ہوئے۔ ۲۰۰۰-۷-۲۸ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا اس کا خاکسار نے تامل زبان میں رواں ترجمہ کیا۔ ھندوستان کے وقت کے مطابق رات ۸-۵۵ کو حضور انور نے جماعت احمدیہ مسلمہ کا پرچم لہرا کر جب دُعا کرائی اس میں تمام موجود حاضرین حضور انور کے ساتھ دُعا میں شامل ہوئے۔

حضور پُر نور کے افتتاحی خطاب کا بھی رواں ترجمہ تامل میں کیا گیا۔ تلاوت و نظم اور حضور پُر نور کے خطابات کے علاوہ دیگر تمام تقاریر کا ترجمہ ساتھ ساتھ کر کے حاضرین کو سنایا جاتا رہا۔ ترجمہ کا کام خاکسار مزمل احمد مبلغ سلسلہ مکرم اے ناصر احمد صاحب بی ٹی قائد مجلس خدام الاحمدیہ میلاپالم مکرم ایم شاہ جہاں صاحب نے کیا۔

جلسہ کے پروگراموں کو ویڈیو کیسٹ میں تامل رواں ترجمہ کے ساتھ ریکارڈنگ کر کے تامل ناڈو کی مختلف جماعتوں کو بھجوایا جاتا ہے۔ یہ کیسٹ تبلیغی و تربیتی نقطہ نظر سے نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ جلسہ سالانہ یو کے کے تمام پروگراموں کے تامل زبان میں رواں ترجمہ کے بارہ میں لوگوں کو مطلع کرنے کی غرض سے دو ہزار پمفلٹ شائع کیا گیا۔ نتیجۃً غیر احمدی احباب نے بھی اس پروگرام سے مسجد میں تشریف لاکر استفادہ کیا۔ (مزمل احمد مبلغ سلسلہ)

ختم نبوت کی حقیقت کے بارے میں
شیعوں کے مسلّمہ اقوال

تحریر: مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل (مرحوم)

شیعہ احباب آنحضرت ﷺ کو حقیقی معنوں میں خاتم النبیین ماننے کے لئے مجبور ہیں کیونکہ تفسیر صافی میں ایک حدیث نبوی یوں وارد ہے:

"فی المناقب عن النبی صلی الله علیه وعلیٰ آله وسلم قَالَ اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَ اَنْتَ یا عَلِیّ خَاتَمُ الْاَوْلِیَآء"۔

(تفسیر صافی زیر آیت خاتم النبیین)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو آنحضرت ﷺ نے خاتم الاولیاء ان معنوں میں قرار نہیں دیا کہ آپؓ کے بعد کوئی ولی نہیں ہوگا بلکہ ان معنوں میں قرار دیا ہے کہ ان کی تاثیر قدسیہ اور افاضہ روحانیہ سے ان کے متبع کو مقام ولایت مل سکتا ہے۔ یہی خاتم کے بلحاظ لغت عربی حقیقی معنی ہیں۔

پس جب خاتم الاولیاء کے یہ معنے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیروی سے مقام ولایت مل سکتا ہے تو ہمیں خاتم الانبیاء کے بھی یہی معنی کرنے پڑیں گے کہ آپ کی پیروی اور افاضہ روحانیہ اور تاثیر قدسیہ سے آپ کے کامل امتی کو مقام نبوت مل سکتا ہے۔

شیعوں کی لغت مجمع البحرین میں لکھا ہے:

"مُحَمَّدٌ خَاتَمُ النَّبِیّین یَجُوزُ فَتْحُ التَّاءِ وَ کَسرُهَا فَالفَتْحُ بِمَعْنَی الزِّیْنَةِ مَاخُوْذٌ مِنَ الخَاتَمِ الَّذِیْ هُوَ زِیْنَةٌ لِلَابِسِهٖ"۔

یعنی خَاتَمَ النَّبِیّین تاء کی زبر اور زیر دونوں سے ہے۔ خَاتَم کے معنی زینت ہیں جو انگشتری سے ماخوذ ہیں جو پہننے والے کے لئے زینت ہوتی ہے۔

اس لحاظ سے حضرت علیؓ کے خاتم الاولیاء ہونے کے یہ معنے ہوئے کہ آپ اولیاء اللہ کی زینت ہیں اور خاتم الانبیاء کے معنے یہ ہوئے کہ آنحضرت ﷺ نبیوں کی زینت ہیں۔

پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آنحضرت ﷺ کی شان میں فرماتے ہیں:

"اَلْخَاتِمُ لِمَا سَبَقَ وَالْفَاتِحُ لِمَا انْغَلَقَ"۔

(نہج البلاغۃ ورق ۱۹)

آنحضرت ﷺ پچھلے انبیاء اور ان کے فیضان کے خاتم ہیں لیکن جو مراتب اور کمالات نبوت اس طرح بند ہوئے وہ اب آپؐ کے واسطہ سے ملا کریں گے۔ کیونکہ آپ ان کے فاتح (کھولنے والے) بھی ہیں۔ گویا آپ کے فیضان سے مقام نبوت آپ کے امتی کو مل سکتا ہے۔

اسی طرح شیعہ اصحاب کی معتبر کتاب بحار الانوار جلد ۷ صفحہ ۳۴۵ میں لکھا ہے:

" اِعْلَمْ اَنَّ مَا ذَکَرَهُ رَحْمَةُ اللّٰهِ مِنْ فَضلِ نَبِیِّنَا وَاَئِمَّتِنَا صَلوٰتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ عَلیٰ جَمِیْعِ الْمَخلُوْقَاتِ وَکَوْنِ اَئِمَّتِنَا عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَفْضَلَ مِنْ سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ هُوَ الَّذِیْ لَا یَرْتَابُ فِیْهِ مَنْ تَتَبَّعَ اَخْبَارَهُمْ"۔

یعنی امام رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے نبی ﷺ اور ہمارے ائمہ صلوات اللہ علیہم کی تمام مخلوقات پر فضل و برگزیدگی کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ ہمارے ائمہ علیہم السلام تمام نبیوں سے افضل ہیں۔ اس بات میں وہ شخص شک نہیں کر سکتا جو ائمہ کے حالات تلاش کرے۔ (یہ ظاہر ہے کہ کوئی غیر نبی تمام نبیوں سے افضل قرار نہیں دیا جاسکتا)

شیعہ اصحاب حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ اپنے رسول ہونے کا ان الفاظ میں اعلان کریں گے:

"فَفَرَرْتُ مِنْکُمْ لَمَّا خِفْتُکُمْ فَوَهَبَ لِی رَبِّی حُکْمًا وَّجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ"۔

(اکمال الدین صفحہ ۱۸۹)

یعنی اے لوگو! جب میں تم سے ڈرا اور اس پر بھاگ گیا تو خدا تعالیٰ نے مجھے حکم عطا کیا اور مجھے رسولوں میں سے بنادیا۔

پھر اکمال الدین صفحہ ۳۷۵ پر ایک اصولی بیان درج ہے کہ:

"فَالْهُدَاةُ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْصِیَاءِ لَا یَجُوْزُ اِنْقِطَاعُهُمْ مَادَامَ التَّکْلِیْفُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَازِماً لِلْعِبَادِ"۔

یعنی جب تک اللہ تعالیٰ کے بندے احکام ماننے کے مکلّف ہیں اس وقت تک انبیاء اور اوصیاء کا انقطاع جائز نہیں۔

پھر صافی شرح اصول کافی میں لکھا ہے:

"عَنْ اَبِی الْحَسَنِ عَلَیه السَّلَامُ قَالَ وَلَایَةُ عَلِیٍّ مَکْتُوبَةٌ فِی جَمِیْعِ صُحُفِ الْاَنْبِیَاءِ وَ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا اِلَّا بِنُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلیٰ آلِهٖ وَسَلَّمَ وَ وَصِیَّةِ عَلِیٍّ"۔

(صافی شرح اصول کافی جزو سوم حصہ دوم صفہ ۱۴۲۔ مطبوعہ نولکشور)

یعنی امام ابوالحسن موسیٰ کاظم فرماتے ہیں:

"حضرت علیؓ کی ولایت تمام نبیوں کے صحیفوں میں لکھی ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ آئندہ کسی کو ہرگز رسول بنا کر نہیں بھیجے گا سوائے اس شخص کے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ذریعہ سے نبوت ملے اور وہ حضرت علیؓ کی وصیت کا قائل ہو۔

چنانچہ آیت هُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدیٰ وَ دِیْنِ الْحَقِّ کے بارہ میں بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۱۲ میں لکھا ہے کہ نَزَلَتْ فِی الْقَائِمِ مِنْ الِ مُحَمَّدٍ یعنی یہ آیت امام مہدی علیہ السلام کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ میں لکھا ہے:

"مراد از رسول دریں جا امام مہدیٔ موعود است"۔ یعنی رسول سے مراد اس جگہ (یعنی اس آیت میں) امام مہدی موعود ہے۔

یہ چند حوالہ جات اپنے منطوق پر خود ہی روشن گواہ ہیں۔ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ شیعہ اصحاب کے نزدیک حضرت امام مہدیؑ کا مُرسلین میں سے ہونا ضروری ہے۔ پس ان کے نزدیک آنحضرت ﷺ ان معنوں میں خاتم النبیین نہیں کہ آپ کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہو بلکہ ان معنوں میں خاتم النبیین ہیں کہ آپؐ کے واسطہ سے نبوت کا مقام مل سکتا ہے۔

(شان خاتم النبیین مؤلفہ قاضی محمد نذیر صفحہ ۲۳۵-۲۳۸)

بقیہ صفحہ: (2)

کیلئے ایک دوسرے پر ختم نبوت کے منکر ہونے کے الزامات بھی لگا رہے ہیں۔

بریلوی علماء ہمیشہ دیوبندیوں پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ دیوبندی ختم نبوت کے انکار میں قادیانیوں کے پیشوا ہیں ان کے نزدیک قاسم نانوتوی صاحب نے ختم نبوت سے انکار کیا جس سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی کہنے کا موقع مل گیا۔

شاید کوئی سمجھے کہ صرف دیوبندیوں اور بریلویوں نے ہی ختم نبوت کے معاملہ میں منافقت دکھائی ہے لیکن شیعہ حضرات جنہوں نے پاکستان کی اسمبلی میں سنیوں کے ساتھ ملکر احمدیوں کو کافر قرار دیا تھا اپنے بزرگوں کے عقائد پر بالکل سچے ہیں تو ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ اس منافقت میں شیعہ بھی برابر کے شریک ہیں۔

شیعہ کتب میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد آنے والے ائمہ کو صاف طور پر نبی رسول کا رتبہ دیا گیا ہے اور اس پر دیوبندی اور بریلوی مل کر شیعوں کو بھی کافر کہتے ہیں۔

شیعہ مجتہد سید محمد یاور حسین جعفری نے اپنی کتاب سولہ مسئلے میں لکھا ہے۔

"بہر کیف حضرت علی رسول بھی ہیں اور امام بھی اور حضرت محمد کے وزیر بھی ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ بارہ کے بارہ ہی رسول تھے اور امام تھے سورہ مومنون میں لکھا ہے یٰاَیُّهَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ وَاِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّکُمْ فَاتَّقُوْنِ۔ اے رسولو پاک و پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو جو کچھ کرتے ہو مجھے معلوم ہے تحقیق تمہاری امت واحدہ ہے میں تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ہی ڈرو۔ اس آیت نے واضح کر دیا کہ کوئی ایسی اُمت یعنی گروہ ایسا ہے کہ سارے کے سارے رسول ہیں۔

(سولہ مسئلے مصنفہ سید محمد یاور حسین جعفری ناشر ادارہ علوم الاسلام اصفری منزل لاہور)

دیوبندیوں بریلویوں اور شیعوں کی اس منافقت کا نتیجہ یہ ضرور نکلا ہے کہ ان لوگوں نے احمدیوں کو کافر قرار دیکر اور سب نے پاکستانی اسمبلی میں احمدیوں پر مہر کفر لگا کر عوام کو تو زیادہ سے زیادہ اپنی طرف مائل کر لیا ہے لیکن اس کیلئے انہیں قرآن و حدیث اور بزرگان اُمت کے عقائد سے ضرور ہاتھ دھونا پڑا ہے۔ اب یہ تو یہی لوگ جانیں کہ منافقت کا یہ سودا ان کے لئے مہنگا ہے یا سستا لیکن ہم رخصت ہونے سے قبل حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کر کے فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ آپ خود ہی سوچیں کہ حضور علیہ السلام کا درج ذیل عقیدہ سابقہ بزرگان امت کے مطابق ہے یا نہیں؟ آپ فرماتے ہیں۔

"یہ شرف مجھے آنحضرت ﷺ سے حاصل ہوا ہے اگر میں آنحضرت ﷺ کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو پس اس بناء پر میں اُمتی بھی ہوں اور نبی بھی"۔

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۴)

(منیر احمد خادم)

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
MARUTI
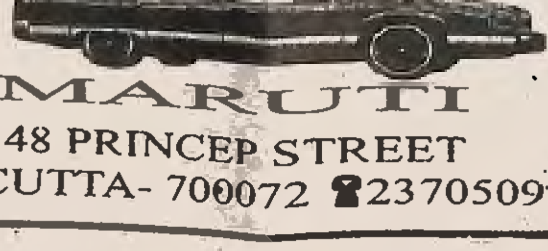
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

جلسہ سیرت النبی ﷺ

محبوب نگر:۔ مورخہ 6جون بروز منگل بعد نماز ظہر محترمہ جمیل النساء بیگم صاحبہ کے مکان پر جلسہ "سیرت النبیؐ لجنہ اماء اللہ محبوب نگر نے منعقد کیا۔ جلسہ سیرت النبی ﷺ میں چنتہ کنٹہ کی عہدیداران محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ محترمہ بدر النساء بیگم صاحبہ سیکرٹری تعلیم محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ سیکرٹری تربیت محترمہ عائشہ نذیر صاحبہ سیکرٹری تبلیغ اور خاکسار نے محبوب نگر جاکر شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ اور محترمہ جمیل النساء بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ محبوب نگر نے کی۔

محترمہ جمیل النساء بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا۔ محترمہ عائشہ نذیر صاحبہ نے نظم "شان محمدؐ" نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہ عزیزہ بشریٰ طیبہ۔ محترمہ بدر النساء بیگم صاحبہ۔ محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ نے بھی تقاریر کیں۔ آخر میں محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ نے اختتامی خطاب فرمایا جلسہ میں شرکت کرنے والی بہنوں کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دُعا کروائی۔ محترمہ جمیل النساء صاحبہ نے تمام بہنوں کی چائے بسکٹ سے تواضع کی۔

چنتہ کنٹہ:۔ مورخہ ۱۱جون تین بجے سہ پہر بمقام مسجد احمدیہ چنتہ کنٹہ جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں چنتہ کنٹہ کی لجنہ و ناصرات کے علاوہ وڈمان کی لجنہ و ناصرات نے بھی شرکت کی جلسہ کی صدارت محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے کی۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز محترمہ راشدہ بشارت صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ محترمہ عائشہ نذیر صاحبہ نے نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد محترمہ بدر النساء بیگم صاحبہ نے تقریر کی۔ محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ، عزیزہ صدیقہ بیگم، محترمہ نصرت جہاں بیگم آف وڈمان، عزیزہ عصمت جہاں بیگم، عزیزہ ناصرہ بیگم آف وڈمان، عزیزہ ریشمہ بیگم، عزیزہ مینہ بیگم نے تقریر کی جبکہ رضیہ بیگم آف وڈمان، صادقہ بیگم صاحبہ، صوفیہ بیگم، یاسمین بیگم، صاحبہ نے نظم پڑھی۔ آخر میں محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے اختتامی خطاب فرمایا بہنوں کو نمازوں کی پابندی کی طرف خاص توجہ دلائی۔ جلسہ میں شرکت کرنے والی تمام ممبرات کا شکریہ ادا کیا۔ محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ نے جلسہ میں شرکت کرنے والی تمام ممبران کیلئے چائے وغیرہ کا انتظام کیا۔ (یاسمین لئیق جنرل سیکرٹری)

☆۔ مجلس خدام الاحمدیہ دہری رلیوٹ کے زیر اہتمام مورخہ 23.6.2000 کو جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم عبد المنان عاجز معلم وقف جدید نے کی تلاوت قرآن کریم عزیز شاہ چنگیز متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے کی نظم مکرم محمد یوسف نے پیش کی بعدہ مکرم نثار احمد اختر مکرم ٹھیکیدار محمد اعظم سیکرٹری امور عامہ مکرم عبد المجید صاحب قائد مجلس مکرم طارق عبد اللہ ناز نے تقریر کی اور عزیز نبیل احمد نے نظم پڑھی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (نثار احمد اختر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ دہری رلیوٹ کشمیر)

☆۔ جماعت احمدیہ نزار بھیٹا میں 15.6.2000 کو سیرۃ النبی ﷺ کا جلسہ منعقد کیا گیا مکرم جمشیر علی صاحب معلم سلسلہ کی تلاوت اور مکرم فیضان احمدؐ صاحب آسام کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبد الاول ملا مکرم لقمان احمد صاحب مکرم قاضی بدر الدین صاحب۔ رضوان احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان خاکسار نے تقریر کی آخر پر صدر صاحب نے خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (امان علی مبلغ سلسلہ آسام)

اعلان نکاح

★ خاکسار کی بیٹی عطیۃ الرحمٰن بٹ کا نکاح مکرم عزیزم ابو بکر صدیق صاحب ابن مکرم و محترم صدیق یوسف صاحب آف بحرین سے مبلغ ڈیڑھ ہزار بحرینی دینار (انڈین کرنسی ایک لاکھ ستر ہزار روپے) حق مہر پر مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ۲۱/جولائی ۲۰۰۰ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھا۔ اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (محمد ایوب بٹ درویش قادیان)

★ خاکسار کی بیٹی مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ کا نکاح مکرم وسیم احمد صاحب ابن مکرم شیر علی صاحب آف حیدر آباد کے ساتھ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ یادگیر نے 26 مارچ بروز اتوار پڑھا۔ رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت/50 روپے۔ (منصور احمد فضل آف گولہ خانہ بیدر)

★ خاکسار نے مورخہ 12.5.2000 کو بعد نماز جمعہ مکرم نفیس احمد صاحب ولد مکرم جمیل احمد صاحب بیدا کا نکاح عزیزہ شمع پروین بنت مکرم سفیر احمد صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ 25000 روپے حق مہر پر اودے پور کٹیا میں پڑھا۔ اعانت بدر 100 روپے۔

☆۔ اسی طرح 4.6.2000 کو بعد نماز مغرب اودے پور کٹیا میں مکرم ناصر احمد صاحب ولد مکرم خلیل احمد صاحب ساکن بیجوپورہ ضلع سہارنپور کا نکاح عزیزہ عالیہ خانم بنت مکرم یونس احمد صاحب مرحوم اودے پور کٹیا کے ساتھ مبلغ 25000 روپے حق مہر پر پڑھا اللہ تعالیٰ دونوں خاندان کیلئے ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت کرے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (محمد سعادت اللہ مبلغ سلسلہ شاہجہان پور)

بقیہ صفحہ: (۱)

ملا کر دیا جائے تو وہ اسے شوق سے کھائے گا۔ اور یہ نہیں سمجھے گا کہ اس میں میری موت ہے کیونکہ اس کو ایسے زہر کی معرفت نہیں۔ لیکن تم دانستہ ایک سانپ کے سوراخ میں ہاتھ ڈال نہیں سکتے۔ کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ ایسے کام سے مرنے کا اندیشہ ہے۔ ایسا ہی تم ایک ہلاہل زہر کو دیدہ و دانستہ کھا نہیں سکتے کیونکہ تمہیں یہ معرفت حاصل ہے کہ اس زہر کے کھانے سے مر جاؤ گے پھر کیا سبب ہے کہ اس موت کی تم کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے کہ جو خدا کے حکموں کے توڑنے سے تم پر وارد ہو جائے گی۔ ظاہر ہے کہ اس کا یہی سبب ہے کہ اس جگہ تمہیں ایسی معرفت بھی حاصل نہیں جیسا کہ تمہیں سانپ اور زہر کی معرفت حاصل ہے یعنی ان چیزوں کی پہچان ہے۔ یہ بالکل یقینی ہے اور کوئی منطق اس حکم کو توڑ نہیں سکتی کہ معرفت تامہ انسان کو ان تمام کاموں سے روکتی ہے جن میں انسان کے جان و مال کا نقصان ہو۔ اور ایسے رکنے میں انسان کسی کفارہ کا محتاج نہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ بدمعاش لوگ بھی جو جرائم کے عادی ہوتے ہیں ہزاروں ایسے انسانی جذبات سے دستکش ہو جاتے ہیں جنہیں وہ یقیناً جانتے ہیں کہ دست بدست پکڑے جائیں گے اور سخت سزائیں دی جائیں گی۔ اور تم دیکھتے ہو کہ وہ لوگ روز روشن میں ایسے دوکانوں کے لوٹنے کے لئے حملہ نہیں کر سکتے جن میں ہزار ہا روپے کھلے پڑے ہیں۔ اور ان کے رستہ پر بیسیوں پولیس کے سپاہی ہتھیاروں کے ساتھ دورہ کر رہے ہیں۔ پس کیا وہ لوگ چوری یا استحصال بالجبر سے اسلئے رکتے ہیں کہ کسی کفارہ پر ان کو پختہ ایمان ہے یا کسی صلیبی عقیدہ کا ان کے دلوں پر رعب ہے! نہیں بلکہ محض اس لئے کہ وہ پولیس کی کالی کالی وردیوں کو پہچانتے ہیں۔ اور ان کی تلواروں کی چمک سے ان کے دلوں پر لرزہ پڑتا ہے اور ان کو اس بات کی معرفت تامہ حاصل ہے کہ وہ دست درازی سے ماخوذ ہو کر معاً جیل خانہ میں بھیجے جائیں گے۔ اور اس اصول پر صرف انسان ہی نہیں بلکہ حیوانات بھی پابند ہیں۔ ایک حملہ کرنے والا شیر جلتی ہوئی آگ میں اپنے تئیں نہیں ڈال سکتا۔ گو کہ اس کے دوسری طرف ایک شکار بھی موجود ہو۔ اور ایک بھیڑیا ایسی بکری پر حملہ نہیں کر سکتا جس کے سر پر مالک اس کا معہ ایک بھری ہوئی بندوق اور کھچی ہوئی تلوار کے کھڑا ہے۔ (لیکچر لاہور - روحانی خزائن، جلد ۲۰، صفحہ ۱۴۸-۱۵۰)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شکریہ احباب اور درخواست دُعا

خاکسار کے شوہر مرحوم محترم محمد عبد الرشید صاحب دیودرگی B.D.O. ریٹائرڈ ساکن حیدر آباد کی اندوہناک وفات پر عاجزہ کو بہت سے بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے بذریعہ خطوط، فونز اور ٹیلیگرام تعزیتی پیغامات موصول ہوئے۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینا موجودہ ذہنی پریشانی کے عالم میں میرے لئے ممکن نہیں اس لئے خاکسار بذریعہ سطور ہذا سبھی بھائیوں اور بہنوں کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے مرحوم شوہر کی مغفرت و بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دُعاؤں کی عاجزانہ درخواست کرتی ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔ (اعانت بدر -/۵۰ روپے - محمودہ رشید حیدر آباد صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش)

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992

Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

طالبان دُعا:
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹنگ لین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652، 248-5222
رہائش- 243-0794، 27-0471

ارشاد نبویؐ
خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

شریف جیولرز
پروپرائٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

کیا جنرل پرویز مشرف قادیانی ہیں؟

مکہ مکرمہ میں مقیم پاکستانی نژاد ایک عالم، فوجی حکمران کے خلاف سرگرم!

نئی دہلی-۱۵/ جولائی (یو این آئی): کیا پاکستانی فوجی حکمران جنرل پرویز مشرف کو قادیانی قرار دینے اور اس طرح انہیں چلتا کر دینے کی تیاری ہو رہی ہے؟ اسلام آباد سے شائع ہونے والے روزنامہ "اوصاف" کی رپورٹ سے تو یہی تاثر ملتا ہے۔ اخبار کے مطابق خود جنرل مشرف نے اعتراف کیا کہ کچھ لوگ انہیں قادیانی قرار دے رہے ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ گزشتہ دنوں جنرل مشرف نے کراچی میں مولانا یوسف لدھیانوی کے عزیزوں کے ساتھ ان کے قتل پر تعزیت کی۔ اس موقعہ پر شہر کے کئی علماء موجود تھے۔ جنرل پرویز نے تعزیت کے بعد ان علماء سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کچھ لوگ ہمیں قادیانی قرار دے رہے ہیں۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم مسلمان ہیں۔ اخبار "اوصاف" کے مطابق جب جنرل مشرف اظہار تعزیت کے بعد چلے گئے تو کراچی کے علماء نے ایک دوسرے سے پوچھا کہ حکمران وقت کو کس نے قادیانی قرار دیا ہے؟ کافی وقت گزرنے کے بعد علماء کو اس کا جواب مل گیا۔ اخبار کے مطابق مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر ایک پاکستانی نژاد عالم مولانا عبدالحفیظ مکیؔ ان دنوں کافی سرگرم ہیں۔ وہ ملک بھر کے علماء کو یقین دلا رہے ہیں کہ جنرل مشرف کے کئی رشتے دار قادیانی ہیں۔ قادیانیوں پر ان کی نظر عنایت ہے اور یہ کہ مولانا یوسف لدھیانوی کے قتل کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ یہ بھی خبر ہے کہ مولانا عبدالحفیظ مکیؔ بعض سعودی علماء کو جنرل پرویز کے خلاف فتویٰ دینے پر اکسا رہے ہیں۔ اگر یہ فتویٰ مل جاتا ہے تو جنرل مشرف اسلام کے دائرے سے باہر ہو جائیں گے اور انہیں حکومت سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ (اخبار سیاست روزنامہ حیدر آباد ۱۴/ جولائی ۲۰۰۰ء مرسلہ سید جہانگیر علی آف حیدر آباد)

بدر:- یہ پاکستانی علماء کی پرانی عادت ہے کہ آنے والے ہر سربراہ کو پہلے قادیانی کہہ کر اسے اپنی سائڈ کرنے کیلئے دباؤ ڈالتے ہیں جنرل ایوب، ذوالفقار علی بھٹو، ضیاء الحق اور اب پرویز مشرف پر بھی یہی الزام ہے۔ آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔ دین ملانی سبیل اللہ فساد۔

بھوت پریت اتارنے کیلئے پھانسی پر چڑھا دیتے ہیں حمزہ پیر کے بابا

نارنول ۱۸ مئی (نو بھارت سماچار سیوا) آبادی کا ایک بڑا حصہ ایسا ہے جس کا دلائل اور سائنسی سوچ سے کوئی واسطہ نہیں۔ شہر سے سات کلو میٹر دور دھرنسو گاؤں میں حمزہ پیر کی درگاہ میں جمع لوگوں کو دیکھ کر نہیں لگتا۔ ۲۱ ویں صدی شروع ہونے والی ہے دھرنسو گاؤں کی چودھویں صدی کی مسجد اور پیر کے درگاہ پر سینکڑوں لوگ بھوت پریت سے نجات پانے کی کوشش کرتے ہوئے مل جائیں گے جھاڑ پھونک کیلئے آنے والوں میں عورتیں اور معاشرے کے غریب طبقے کے لوگوں کی تعداد زیادہ رہتی ہے یہاں علاج کرانے کیلئے دوسرے صوبوں سے بھی لوگ اچھی خاصی تعداد میں آتے ہیں لوگوں کا ماننا ہے کہ یہاں آنے والے مریضوں میں داخل شیطانوں کو بابا سزا دیتے ہیں۔ سزائیں بھی یہاں طرح طرح کی ہیں سب سے پہلے کچہری اور پھر عدالت اور پھر تیسری کنڈی (اس میں عورت ایک گڑھے میں اپنا سر ڈال دیتی ہے) اور پھر سب اس سے آخری لیکن مشکل سزا پھانسی کی سزا ہے اس کیلئے یہاں پھانسی گھر بھی بنایا گیا ہے سزا دینے سے پہلے بابا کے دربار میں باقاعدہ پیشی ہوتی ہے کہا جاتا ہے کہ بابا کی درگاہ کے سامنے جاتے ہی شیطان اپنی غلطیاں بتانے لگتا ہے جس طرح کا شیطان ہوتا ہے اسے اسی طرح کی سزا ملتی ہے یہ نظارہ اکثر وہاں دیکھا جا سکتا ہے سزا پاتے ہی شیطان بولنے لگتا ہے مانا جاتا ہے کہ مریض کو سزا دیتے وقت اگر درد ہوا تو اس کا مطلب ہے کہ اس کے اندر شیطان نہیں ہے اور اگر سخت سے سخت سزا دینے پر بھی مریض کو اس کا پتہ نہیں چلتا تو اس کا مطلب ہے کہ اس کے اندر شیطان مقیم ہے درگاہ کے پاس بنے تالاب میں مریضوں کو نہا کر ہی بابا کے دربار میں پیش ہونا پڑتا ہے عورتوں کو درگاہ کے اندر جانے کی مناہی ہے جمعرات کا دن علاج کیلئے خاص ہوتا ہے یہاں روزانہ تین بار حاضری لگتی ہے مریض یہاں جب تک چاہے رک کر علاج کرا سکتا ہے اسے اپنے کھانے پینے کا انتظام خود کرنا پڑتا ہے مریضوں کو یہاں صرف چنا اور کالی مرچ کے استعمال کی اجازت ہے نمک مزیدار کھانے کے استعمال پر پابندی ہے اس کی یہ وجہ بتائی جاتی ہے کہ شیطان مزیدار کھانے کی ہی فرمائش کرتا ہے مریض کے ساتھ آئے لوگوں پر کھانے پینے کی کوئی پابندی نہیں رہتی۔

(اخبار نو بھارت پونا ۱۹ مئی ۲۰۰۰ء۔ مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری کا وضاحتی بیان

گزشتہ دنوں بعض اخبارات میں کچھ شر پسندوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے تخریبی کارروائیوں میں ملوث ہونے کے الزامات کی خبریں شائع ہوئی تھیں۔ جس کے جواب میں مکرم سعادت احمد صاحب جاوید ایڈیشنل ناظر امور عامہ خارجہ و پریس سیکرٹری کی جانب سے درج ذیل بیان اخبارات کیلئے جاری ہوا۔

قادیان (گورداسپور) 22 اگست (پریس ریلیز) جماعت احمدیہ بھارت کے پریس سیکرٹری مکرم سعادت احمد جاوید صاحب نے پریس کے نام جاری ایک پریس ریلیز میں کہا ہے کہ گزشتہ 17 اگست کو دہلی سے چھپنے والے اردو روزنامہ "راشٹریہ سہارا" میں (یو این آئی + سہارا خبر) کے وساطت سے ایک خبر بعنوان "انجمن دیندار کا ممبر جو حساس معلومات پاکستان کو فراہم کرتا تھا قادیانی فرقہ سے تعلق رکھتا ہے جس کو 8 اگست کو ہریانہ کے گوڑگاؤں میں واقع اس کے مکان سے گرفتار کیا گیا ہے" شائع ہوئی ہے۔

جناب جاوید صاحب نے اس خبر کو غلط اور بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کا انجمن دیندار سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں۔ انہوں نے سید حسن الزماں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس شخص کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب جاوید صاحب نے کہا کہ بعض شر پسند عناصر کی یہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے جس کے ذریعہ وہ نہ صرف جماعتِ احمدیہ کو بدنام کرنا چاہتے ہیں بلکہ ان کا مقصد ہندوستان کی امن پسند فضا کو خراب کرنا ہے جیسا کہ اس سے قبل بھی جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کیلئے مختلف شر پسند تنظیموں کی طرف سے کئی طرح کے اوچھے ہتھکنڈے اپنائے جاتے رہے ہیں۔

جناب سعادت احمد صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ کو وجود میں آئے **112** سال ہو چکے ہیں اور یہ **170** ممالک میں **7** کروڑ افراد پر مشتمل ہے۔ اس کی گزشتہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ جس جس ملک میں قائم ہے اُس ملک کی وفادار ہے اور جماعت کے متعلق تاریخ عالم میں کہیں بھی کوئی ایسی مثال نہیں جو شر پسندانہ ہو۔ جماعت احمدیہ کسی بھی متشددانہ ہڑتال یا کسی احتجاج میں یقین نہیں رکھتی۔ اور اسلام کی تعلیم کے مطابق وطن کی محبت پر پوری طرح کاربند ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ ایک سچی اور حقیقی اسلامی جماعت ہے۔ جو قرآن پاک اور نبی کریم ﷺ کو سب سے افضل سمجھتی اور تمام انبیاء کو بھی مانتی ہے۔ لیکن شر پسند علماء اسلام کی اصل تعلیم کو چھوڑ کر اپنے مفاد کی خاطر جہاد کے نام پر انسانیت سوز حرکات کو اپنا کر اسلام کو بدنام کر رہے ہیں لیکن شر پسند عناصر کا بنیادی مقصد اپنی منفی سرگرمیوں سے توجہ ہٹا کر سرکار کی توجہ قادیانی فرقہ یعنی جماعت احمدیہ کی طرف مبذول کرنا ہے۔

جناب سعادت احمد جاوید صاحب نے بھارت سرکار اور پرنٹ میڈیا سے اپیل کی ہے کہ وہ ایسی انجمنوں اور شر پسند عناصر کے بے بنیاد بیانات اپنے اخبارات میں شائع کر کے عوام میں بےچینی کا ماحول پیدا نہ کریں۔

مذکورہ بیان مورخہ 25.8.2000 کو ملک کے کئی اخبارات میں جن میں روزنامہ ہند سماچار جالندھر اردو۔ دینک جاگرن ہندی جالندھر۔ اکالی پتریکا پنجابی جالندھر۔ اجیت سماچار ہندی جالندھر اُتم ہندو جالندھر شامل ہیں میں شائع ہوا۔ (ادارہ)

U.T.I کے سلسلہ میں ایک ضروری وضاحت

یونٹ ٹرسٹ آف انڈیا کی آمد وغیرہ کے بارہ میں ربوہ سے موصولہ ایک وضاحت زیر فیصلہ صدر انجمن احمدیہ قادیان 7غ م/ 1.4.2000 ریکارڈ کی گئی ہے 2001-2000ء (اپریل 2000ء) سے اسی کے مطابق عمل درآمد ہو گا۔ موصی و موصیات حضرات مطلع رہیں "یونٹس۔۔۔۔ ایسی Investment ہے جو منقولہ جائیداد کے زمرہ میں آتی ہے اور یقیناً پس انداز آمد ہی انویسٹ کی جاتی ہے یا اور کوئی صورت ہو جیسے کوئی موصی اپنے P.F سے قرضہ لیکر U.T.I میں انویسٹ کر دے تو جو بھی اُسکی آمد ہو گی اس آمد پر حصہ آمد بشرح وصیت ادا کرے گا نہ کہ بشرح چندہ عام۔

یہ ایک عمومی اصول یاد رکھ لیں کہ ہر منقولہ جائیداد جو بھی آمد پیدا کرتی ہے اس آمد پر حصہ آمد بشرح وصیت ادا ہو گا اور غیر منقولہ جائیداد جو بھی آمد پیدا کرے گی اس آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ادا ہو گا۔ اس لئے U.T.I سے جو بھی آمد ہوتی ہے اس پر 1/10 یا جو بھی موصی کی شرح وصیت ہے اس کے مطابق حصہ آمد ادا کرے گا"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder.
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 237-2185. 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

رپورٹ کارگزاری ماہ اگست ۹۹ تا جولائی ۲۰۰۰ شولاپور سرکل مہاراشٹر

دورہ بغرض تبلیغ و تربیت و اجلاسات:۔ امسال بفضلہٖ تعالیٰ سرکل کے ۱۰۰ مقامات کا دورہ کر کے ان مقامات پر اجلاسات منعقد کرنے کے علاوہ ۲۱ قائم شدہ جماعتوں کا دورہ کیا گیا۔ تربیتی کلاسز لگائی گئیں اس طرح سے امسال بفضلہٖ تعالیٰ تقریباً ۵۰ ہزار افراد کی خدمت میں پیغام حق پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

بیعت و مساجد:۔ محترم سعادت احمد صاحب جاوید نگران دعوت الی اللہ مہاراشٹر کی قیادت میں ۲ مرتبہ دورہ کرنے کے نتیجہ میں امسال بفضلہٖ تعالیٰ ۲۱ نئے مقامات پر ٹارگیٹ سے زائد اکیس ہزار تین صد افراد کو قبول حق کی سعادت نصیب ہونے کے علاوہ پندرہ مساجد بھی سلسلہ کو عطا ہوئیں۔

حکام سے تبلیغی ملاقات و لٹریچر کی پیشکش:۔ امسال بفضلہٖ تعالیٰ ۵ P.S. ادو I.A.S ضلع مجسٹریٹ، ایک ممبر پارلیمنٹ ایک ایم ایل اے۔ دو A.C.P کے علاوہ 10 انسپکٹر پولیس سے تبلیغی ملاقات کر کے جماعتی تعارف کراتے ہوئے ان کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا۔

مخالفین پر قانونی کارروائی:۔ احمدیت کے بڑھتے قدموں و دن بدن ترقی سے شولاپور و عثمان آباد کے مخالفین میں زبردست کھلبلی مچ گئی اور ان مخالفین نے مشترکہ طور پر چار بار زبردست مخالفت کر کے علاقہ سے احمدیت کا نام و نشان مٹانے کی کوشش کی تو خاکسار نے بھی بروقت مذکورہ بالا حکام سے رابطہ قائم کر کے قانونی کارروائی کی اور مخالفین کا مقابلہ کیا جس کے نتیجہ میں ۱۳ ملاؤں کو دفعہ ۱۰۷ کے تحت علاقہ کی فضا خراب کرنے کے جرم میں گرفتار ہو کر ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ اور بالآخر خدا کی تائید و نصرت و فتح احمدیت کا مقدر بن گئی۔

بذریعہ معلمین نو مبائعین کی تربیت:۔ بفضلہٖ تعالیٰ بذریعہ درج ذیل معلمین مکرم مولوی مبارک احمد صاحب امروہی مکرم مولوی خضر حیات صاحب مکرم مولوی غلام نبی صاحب مکرم مولوی شیخ فرقان احمد صاحب اور مکرم مولوی انصار احمد صاحب ۷ نئے مقامات پر رات دن نو مبائعین کی تربیت کر رہے ہیں جس کے نتیجہ میں سرکل کے ۲۵۰ نو احمدی بچوں کی زبان پر اسلام و احمدیت کے ترانے گائے جا رہے ہیں مذکورہ بالا پانچوں معلمین کرام کی مساعی و مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب صدر جماعت عثمان آباد کا تعاون قابل تعریف ہے اور مذکورہ بالا حضرات شکریہ کے مستحق ہیں۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نو مبائعین کو ثابت قدمی بخشتے ہوئے مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے اور خاکسار کی حقیر مساعی میں برکت عطا فرمائے۔ (عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج مہاراشٹر)

ولادت

٭ میرے بیٹے عزیز کلیم احمد شاہد کارکن ہفت روزہ بدر کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۲۱ اگست بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضور انور نے ازراہ شفقت ''جاذبہ کلیم'' تجویز فرمایا ہے جو کہ وقف نو میں شامل ہے نو مولودہ مکرم عبدالحمید صاحب درویش مقیم منڈی بہاؤالدین آف پاکستان کی نواسی ہے نو مولودہ کی صحت و تندرستی درازی عمر روشن مستقبل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ہاجرہ بیگم اہلیہ محمد حسین صاحب درویش مرحوم قادیان)

٭ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 5.5.2000 بروز جمعہ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت بچے کا نام صباح الدین شمس تجویز فرمایا ہے بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ نو مولود محترم اے ایس حمید صاحب سابق صدر جماعت کاداشیری کا پوتا اور محترم مولانا محمد علوی صاحب سابق مبلغ سلسلہ کا نواسہ ہے۔ نو مولود کی صحت و سلامتی درازی عمر اور نیک صالح خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر-/50 روپے۔ (ایچ شمس الدین کاداشیری مبلغ سلسلہ۔ کیرلہ)

درخواست دعا

خاکسار اپنے اور اپنی اہلیہ اور تمام بچوں کی صحت و تندرستی درازی عمر دینی و دنیاوی ترقیات جملہ پریشانیوں کے ازالہ نیک صالح خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (بوفانی خان نرگاؤں اڑیسہ)

بدر کا خصوصی شمارہ ''جلسہ سالانہ نمبر''

انشاء اللہ تعالیٰ امسال بھی جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر ادارہ بدر کی طرف سے اس صدی کا خصوصی نمبر رسالہ کی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ جو جماعت کی سو سالہ تاریخ پر نہایت جامع پراز معلومات اور دیدہ زیب فوٹوز پر مشتمل شمارہ ہو گا۔

مستقل خریداران بدر کو تو ایک شمارہ خریداری چندہ میں دیا ہی جائے گا لیکن جو دوست تبلیغی و تربیتی اغراض کیلئے زائد شمارے خریدنا چاہتے ہوں وہ ایک ماہ کے اندر دفتر بدر میں اپنے آرڈر بک کرا دیں۔ تاکہ اُس حساب سے زائد شمارے شائع کئے جا سکیں۔ اس خصوصی شمارہ کے ایک پرچے کی قیمت -/30 روپے مقرر کی گئی ہے۔ (مینیجر بدر قادیان)

...... وصایا ......

منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۵۰۸۷: میں شمیمہ حمید زوجہ مکرم عبدالحمید صاحب قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱۱-۹۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں منقولہ جائیداد کی تفصیل اس طرح ہے۔

۱- حق مہر ۴۸ گرام سونا جو خاکسارہ کو مل چکا ہے۔
(ایک چین ایک انگوٹھی) اندازاً قیمت -/۱۸۰۰۰ روپے
۲- طلائی زیورات ۱۶ گرام (رنگ اور نیکلس) اندازاً قیمت -/۶۰۰۰ اس کے علاوہ خاکسارہ کی کوئی جائیداد نہیں۔

خاکسارہ تین صد روپے ماہوار جیب خرچ پر حصہ آمد ۱/۱۰ ادا کرے گی۔ اس کے علاوہ خاکسارہ کی کوئی آمد نہیں ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہو گی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ

اس کے بعد جو بھی جائیداد یا آمد ہو گی خاکسارہ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہے گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل کی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
یوابوبکر مبلغ سلسلہ	شمیمہ حمید	شریف احمد قادیان

وصیت نمبر ۱۵۰۸۸: میں امۃ النور زوجہ مکرم عطاء الرحمٰن خالد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۴-۲۰۰۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ میری منقولہ و غیر منقولہ جائیدادوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق قیمت درج کی گئی ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۱۰۰۰۰ روپے
۲- زیور طلائی سیٹ ایک عدد چین ایک عدد بالیاں ایک جوڑی ٹاپس ایک جوڑی کانٹے ایک جوڑی کل وزن ۴۰ گرام قیمت مبلغ -/۱۷۵۴۰ روپے۔
۳- زیور نقرئی ۲ عدد سیٹ۔ پازیب ایک عدد چین مع لاکٹ ایک عدد بالیاں ایک جوڑی انگوٹھیاں ۲ عدد کل وزن ۱۰۰ گرام قیمت مبلغ -/۸۰۰ روپے۔
۴- میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔
۵- میری آبائی جائیداد کوریل کشمیر میں ہے آبائی جائیداد میں والدین کے علاوہ تین بھائی اور دو بہنیں حصہ دار ہیں۔ جائیداد مشترکہ ہے۔ والدین بقید حیات ہیں۔ جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ جب بھی مجھے اس میں سے حصہ ملے گا۔ دفتر بہشتی مقبرہ کو اس کی اطلاع کر دوں گی۔ انشاء اللہ۔

مذکورہ بالا جائیدادوں کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔
۶- میرا ذریعہ آمد کوئی نہیں ہے۔ میں اپنی حیثیت و معیار کے مطابق مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار بمطابق رہن سہن کے اخراجات پر حصہ آمد میں چندہ بشرح ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔

اس کے علاوہ اگر کبھی مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل تصور کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ملک محمد مقبول	امۃ النور	عبدالمومن راشد

درخواست دُعا

خاکسار کی والدہ مکرمہ نجم النساء صاحبہ اہلیہ ملک نذیر احمد صاحب پشاوری درویش مرحوم پچھلے آٹھ نو ماہ سے فالج کے مرض میں مبتلا ہیں سب بھائی بہنوں سے نہایت عاجزی سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی والدہ کو جلد از جلد اپنے فضل و کرم سے صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ نیز خاکسار کی مالی پریشانیوں کے ازالہ کیلئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔ (منیر احمد پشاوری قادیان)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

Vol - 49 Thursday, 31th August 2000 Issue No :35

امارت شرعیہ اُڑیسہ اور عالمگیر جماعت احمدیہ

ایک حقیقت افروز جائزہ

بھونیشور 15.12.99 (بیورو) بہار اور اڑیسہ کی طرف سے قائم کردہ ادارہ "امارتِ شرعیہ" کی طرف سے طوفان اور سیلاب زدگان متاثر علاقوں میں چودہ سالوں تک کے یتیم بچوں کی پرورش کیلئے "یتیم خانے" تعمیر کئے جائیں گے۔ یہ یتیم خانے بھونیشور میں قائم کئے جائیں گے اور یتیم بچوں کے قیام، طعام و تعلیم کے انتظام کئے جانے کیلئے "امارتِ شرعیہ" کی طرف سے بیان دیا گیا ہے۔

آج یہاں پر کی گئی ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے امارتِ شرعیہ کے نائب مولانا سہیل احمد نقوی اور کٹک مسلم کورٹ کے چیف قاضی مولانا سید عبد الحفیظ نے کہا کہ امارتِ شرعیہ مسلمانوں کے اندر ہونے والے اختلافات کا ازالہ کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف اقسام کی مصیبتوں میں بلا تفریق قوم، مذہب اور رنگ امداد دیا کرتی ہے۔ طوفان اور سیلاب سے متاثر گیارہ اضلاع میں 9,892 مسلمانوں کے حلقے ہیں۔ ان میں سے 98738 مسلم فیملیاں نقصانات کا شکار ہوئی ہیں اور 2396 کی تعداد میں مسلمان موت کا شکار ہو چکے ہیں۔ 1206 مسلم خواتین بیوہ ہو چکی ہیں اور 2510 مسلمان بچگان والدین کو کھو چکے ہیں۔ 258 مساجد برباد ہو چکی ہیں۔ 275 مدرسے ٹوٹ چکے ہیں اور 1273 علماء کے مکان (رہائش گاہ) ٹوٹ چکے ہیں۔ لہٰذا امارت شرعیہ کی طرف سے دینی مدرسوں کی مرمت کروائی جائے گی اور حسبِ ضرورت ان کی تعمیر نو ہوگی۔ معمولی دوکانداروں کو بسایا جائے گا۔ اسی طرح مساجد بھی مرمت کی جائیں گی۔ (ترجمہ از اڑیہ ماخوذ از روزنامہ "دھریتری" بھونیشور مجریہ 6.12.99 صفحہ ۲)

یہ تو تھا موجودہ زمانے کے علماء اور مسلم تنظیموں کی طرف سے اخبارات اور میڈیا میں دیئے گئے نقصانات کا مختصر تذکرہ اور اس کے سدباب کیلئے مجوزہ پروگراموں کی حد تک بیانات جس پر کس حد تک عمل در آمد ہوا اس کا سمجھدار اور سنجیدہ عوام کو بخوبی علم ہوگا۔ صرف اسی اعداد و شمار پر بس نہیں، بلکہ سرکاری اعداد و شمار و دیگر ذرائع ابلاغ کے مطابق بے شمار ہندو مسلم اموات پر ان مسلمان بھائیوں کی نعش کے شناخت نہ ہونے کے باعث فضا خراب ہونے کے خطرے کے سدباب میں حکومت اور دیگر فلاحی ادارہ کی طرف سے ایسی لاشوں کو مجبوراً نذر آتش کرنا پڑا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

غیر از جماعت تنظیموں کے اس مجوزہ پروگرام کے مقابل پر مورخہ 29/30 اکتوبر 1999 کے اس قیامت خیز طوفان اور سیلاب میں مسلمانوں کی عالمگیر تنظیم جماعتِ احمدیہ کے افراد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا بے پایاں فضل اور رحم کا اس قدر غیر معمولی سلوک رہا کہ۔

☆...... طوفان زدہ اضلاع میں بسے ہوئے احمدی احباب میں سے ایک بھی احمدی مسلمان موت کا شکار نہیں ہوا۔

☆...... ایک بھی احمدی خاتون بیوہ نہ ہوئی اور ایک بھی بچہ یتیم نہ ہوا

☆...... ایک بھی احمدی مسجد اور احمدی علماء کی قیام گاہ مسمار نہ ہوئی۔

بے شک ان اضلاع میں مقیم بعض احمدی مسلمانوں کے مکانات و جائداد قدرِ متاثر ہوئی ہیں غیر از جماعت مسلمان بھائیوں کے مقابلہ میں آٹے میں نمک کے برابر۔ قربان جاؤں ہمارے پیارے مسیح اور مہدی علیہ السلام کے جانشین خلیفۂ وقت سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر کہ فوری ارشاد فرمایا ایک بھی متاثر احمدی بھائی کسی بھی صورت میں روٹی، کپڑے اور مکان سے محروم نہ رہے۔ اور اپنی غیر معمولی روحانی فراست اور دور بین نگاہ سے نظامِ جماعت کو ہدایت فرمائی کہ اُن کے لئے بلا تاخیر نقدی، کپڑے اور پارچات مہیا کئے جائیں اور ہمارے دکھی بھائیوں کے دکھ میں یکساں شامل رہیں۔ صرف یہی نہیں امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی گئی بروقت امداد میں نہ صرف احمدی بھائیوں کو شامل رکھنے کا ارشاد تھا بلکہ بنی نوع انسان کی ہمدردی کے ناطے غیر از جماعت اور غیر مسلموں کو بھی اس میں شامل رکھنے کا حکم تھا اس تعلق میں یہ امر بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ سونگڑہ اور اس کے مضافات جیسے مخالفت کے مرکز میں مقیم بعض غیر از جماعت مخالف متاثرین نے اپنے اپنے علماء کی باتوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے مخفی طور پر نظامِ جماعت احمدیہ سے بصورت نقدی و کپڑے وغیرہ امداد لے کر اپنا بچاؤ کیا۔ صوبائی انتظامیہ کی طرف سے دیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق جماعتِ احمدیہ عالمگیر کی طرف سے تا حال سینکڑوں غیر مسلم اور غیر از جماعت متاثرین کو امداد دی جا چکی ہے۔ علاوہ ازیں جماعتِ احمدیہ کی تنظیم کے تحت اندرون و بیرون ممالک سے بے شمار امداد کا سلسلہ جاری ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع انسان پر رحم فرمائے اور مخالفین علماء کے شر سے معصوم عوام کو محفوظ رکھتے ہوئے اس زمانے کے امام کو شناخت کرنے کی توفیق عطا کرے (آمین)

(عبد الباسط خان صوبائی امیر اڑیسہ)

عظیم الشان اعزاز

مکرم چوہدری محمد احمد صاحب درویش مرحوم کے بیٹے عزیزم بشیر احمد صاحب ناصر کو مورخہ ۲۰۰۰-۷-۲۵ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں کا تبرک دیتے ہوئے یہ تحریر فرمایا۔ کہ "حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس کپڑوں کا یہ تبرک میں عزیزم بشیر احمد صاحب ناصر آف قادیان حال ٹورانٹو (کینیڈا) کو اِن کی شاندار فوٹوگرافی کیلئے بطور اعزاز پیش کر رہا ہوں"۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مکرم بشیر احمد صاحب ناصر آف قادیان کیلئے بہت بہت مبارک کرے۔

(مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

☆۔ مکرم بشیر احمد صاحب ناصر کی والدہ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ ۱۰۰ روپئے اعانت بدر ادا کرتے ہوئے اپنی صحت و تندرستی کیلئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (منیجر بدر)

قادیان میں ذیلی تنظیموں کے ملکی سالانہ اجتماعات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت و منظوری سے بھارت کی تمام مجالس کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ذیلی تنظیموں کے ملکی سالانہ اجتماعات درج ذیل تفصیل سے قادیان میں منعقد ہوں گے۔

مجلس انصار اللہ بھارت کا اجتماع ۲۳۔ ۲۴ ستمبر بروز ہفتہ۔ اتوار۔

لجنہ اماء اللہ بھارت ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷ ستمبر بروز سوموار منگل وار بدھوار۔

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷ ستمبر بروز سوموار منگلوار بدھوار۔

انتخاب صدر مجلس :۔ اجتماع کے موقعہ پر منعقدہ مجلس شوریٰ میں آئندہ دو سال نومبر ۲۰۰۰ تا اکتوبر ۲۰۰۲ کیلئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب بھی عمل میں آئے گا۔

اعلان بابت صنعتی نمائش

انشاء اللہ امسال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ جو ۲۵ تا ۲۷ ستمبر کی تاریخوں میں قادیان میں منعقد ہو رہا ہے کے موقعہ پر ایک صنعتی نمائش کا اہتمام کیا جا رہا ہے جس میں مختلف ٹریڈز (صنعتوں) سے تعلق رکھنے والے احباب اپنے اپنے صنعتی نمونے پیش کر سکتے ہیں۔ اس میں شریک ہونے والوں کیلئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔ طلباء بھی اپنی دستکاری کی چیزیں پیش کر سکتے ہیں۔

اول دوم سوم آنے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے تمام قائدین و عہدیداران سے درخواست ہیکہ اس سلسلہ میں مجالس میں پر زور تحریک کریں اور صاحبان صنعت و حرفت کو اس میں بھرپور حصہ لینے کی ترغیب دلائیں۔ حصہ لینے والے احباب اجتماع کی تاریخ سے کم از کم دس روز قبل دفتر کو آگاہ کریں۔ تاکہ اسکے مطابق انتظام کیا جا سکے۔

(صدر اجتماع کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت)

ضروری وضاحت بابت داخلہ مدرسۃ المعلمین قادیان

گزشتہ سالوں میں یہ طریق رہا ہے کہ مدرسۃ المعلمین کے ماہ اگست کے سالانہ داخلہ کے علاوہ بھی سارا سال معلمین کی ٹریننگ کیلئے آنے والے طلباء کو مختلف اوقات میں داخلہ دیا جاتا رہا ہے۔ جس سے ایک تو معلم کا کورس بھی نامکمل رہتا تھا دوسرا انتظامیہ کو بھی بہت ساری دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

لہٰذا آئندہ سے مندرجہ بالا طریق ختم کیا جا رہا ہے۔ اب صرف ماہ اگست کے آخر تک قادیان آنے والے امیدواران کو ہی مدرسۃ المعلمین میں داخلہ دیا جائے گا۔ ان اوقات کے علاوہ جو درخواستیں آئیں گی ان پر غور نہیں کیا جائے گا۔ اور بعد میں آنے والے امیدواران کو واپس کر دیا جائے گا جس کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہوگی البتہ علماء کلاس کا کورس چونکہ چھ ماہ کا ہوتا ہے لہٰذا ان کا داخلہ ایک بار ماہ اگست میں ہوگا اور دوسری بار ماہ جنوری میں ہوگا۔ تمام نگران صاحبان دعوۃ الی اللہ امراء صاحبان اور سرکل انچارج صاحبان مطلع رہیں۔

(ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین قادیان)